ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۣ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ○

(آل عمران:136)

ترجمہ: وہ لوگ جو اگر کسی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر (کوئی) ظلم کریں تو وہ اللہ کا (بہت) ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ بخشتا ہے۔ اور جو کچھ وہ کر بیٹھے ہوں اس پر جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہیں کرتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 68

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

شمارہ 37-38

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

12-19 محرم 1441 ہجری قمری ● 12-19 تبوک 1398 ہجری شمسی ● 12-19 ستمبر 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔

سیّدنا حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 ستمبر 2019 کو اجتماع گاہ مجلس انصار اللہ یو۔کے (بمقام Country Market Bordon, Kingsley) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خدا کے افعال گونا گوں ہیں، خدائے تعالیٰ کی قدرت کبھی درماندہ نہیں ہوتی اور وہ نہیں تھکتا

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ اور اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ اس کی شان ہے

اللہ تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں اور افعال کا، کیسا ہی صاحب عقل اور علم کیوں نہ ہو اندازہ نہیں کر سکتا بلکہ اس کو اظہار عجز کرنا پڑتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

دیکھو نطفہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ یہ لفظ کہہ دینے آسان اور بالکل آسان ہیں اور یہ ایک بالکل معمولی سی بات نظر آتی ہے مگر یہ ایک سِرّ اور راز ہے کہ ایک قطرۂ آب سے انسان کو پیدا کرتا ہے اور اس میں اس قسم کے قویٰ رکھ دیتا ہے۔ کیا کسی عقل کی طاقت ہے کہ وہ اس کی کیفیت اور کنہ تک پہنچے۔ طبعیوں اور فلاسفروں نے بہتیرا زور مارا لیکن وہ اس کی ماہیت پر اطلاع نہ پا سکے۔ اسی طرح ایک ایک ذرہ خدائے تعالیٰ کے تابع ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ یہ ظاہر نظام بھی اسی طرح رہے اور ایک خارق عادت امر بھی ظاہر ہو جاوے۔ عارف لوگ ان کیفیتوں کو خوب دیکھتے اور ان سے حظ اٹھاتے ہیں۔ بعض لوگ ایک ادنیٰ ادنیٰ اور معمولی باتوں پر اعتراض کر دیتے ہیں اور شک میں پڑ جاتے ہیں۔ مثلاً ابراہیم علیہ السلام کو آگ نے نہیں جلایا۔ یہ امر بھی ایسا ہے جیسا شق القمر کے متعلق۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس حد تک آگ جلاتی ہے اور ان اسباب کے پیدا ہونے سے فرو ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا مصالحہ ظاہر ہو جاوے یا بتلا دیا جاوے تو فی الفور مان لیں گے۔ لیکن ایسی صورت میں ایمان بالغیب اور حسن ظن کا لطف اور خوبی کیا ظاہر ہووے۔ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ خدا خلق اسباب نہیں کرتا مگر بعض اسباب ایسے ہوتے ہیں کہ نظر آتے ہیں اور بعض اسباب نظر نہیں آتے۔ غرض یہ ہے کہ خدا کے افعال گونا گوں ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی قدرت کبھی درماندہ نہیں ہوتی اور وہ نہیں تھکتا وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ (یٰس:80) اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ (قٓ:16) اس کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں اور افعال کا کیسا ہی صاحب عقل اور علم کیوں نہ ہو اندازہ نہیں کر سکتا بلکہ اس کو اظہار عجز کرنا پڑتا ہے۔

مجھے ایک واقعہ یاد ہے۔ ڈاکٹر خوب جانتے ہیں۔ عبدالکریم نام ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس کے اندر ایک رسولی تھی جو پاخانہ کی طرف بڑھتی جاتی تھی۔ ڈاکٹروں نے اسے کہا کہ اس کا کوئی علاج نہیں ہے اس کو بندوق مار کر مار دینا چاہیے۔ الغرض بہت سے امراض اس قسم کے ہیں جن کی ماہیت ڈاکٹروں کو بخوبی معلوم نہیں ہو سکتی۔ مثلاً طاعون یا ہیضہ ایسے امراض ہیں کہ ڈاکٹر کو اگر پلیگ ڈیوٹی پر مقرر کیا جاوے تو اسے خود ہی دست لگ جاتے ہیں۔ انسان جہاں تک ممکن ہو علم پڑھے اور فلسفہ کی تحقیقات میں محو ہو جاوے لیکن بالآخر اس کو معلوم ہو گا کہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جیسے سمندر کے کنارے ایک چڑیا پانی کی چونچ بھرتی ہو اسی طرح خدائے تعالیٰ کے کلام اور فعل کے معارف اور اسرار سے حصہ ملتا ہے۔ پھر کیا عاجز انسان! ہاں، نادان فلسفی اسی حیثیت اور شیخی پر خدائے تعالیٰ کے ایک فعل شق القمر پر اعتراض کرتا اور اسے قانون قدرت کے خلاف ٹھہراتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اعتراض نہ کرو۔ نہیں، کرو اور ضرور کرو۔ شوق سے اور دل کھول کر کرو لیکن دو باتیں زیر نظر رکھ لو۔ اول خدا کا خوف، دوسرے بڑے بڑے فلاسفر بھی آخر یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ ہم جاہل ہیں۔ انتہائے عقل ہمیشہ انتہائے جہل پر ہوتی ہے۔ مثلاً ڈاکٹروں سے پوچھو کہ عصبہ مجوفہ کو سب وہ جانتے اور سمجھتے ہیں مگر نور کی ماہیت اور اس کا کنہ تو بتلاؤ کہ کیا ہے؟ آواز کی ماہیت پوچھو تو یہ تو کہہ دیں گے کہ کان کے پردہ پر یوں ہوتا ہے اور وُوں ہوتا ہے لیکن ماہیت آواز خاک بھی نہ بتلا سکیں گے۔ آگ کی گرمی اور پانی کی ٹھنڈک پر کیوں کا جواب نہ دے سکیں گے۔ کنہ اشیاء تک پہنچنا کسی حکیم یا فلاسفر کا کام نہیں ہے۔ دیکھیے ہماری شکل آئینہ میں منعکس ہوتی ہے لیکن ہمارا سر ٹوٹ کر شیشہ کے اندر نہیں چلا جاتا۔ ہم بھی سلامت ہیں اور ہمارا چہرہ بھی آئینہ کے اندر نظر آتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ چاند شق ہو اور شق ہو کر بھی انتظام دنیا میں خلل نہ آوے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ اشیاء کے خواص ہیں۔ کون دم مار سکتا ہے۔ اس لئے خدائے تعالیٰ کے خوارق اور معجزات کا انکار کرنا اور انکار کے لئے جلدی کرنا شتاب کاروں اور نادانوں کا کام ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 76 تا 78، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

نماز ایک بنیادی فریضہ ہے جسے ادا کرنے کی ذمہ داری ہمارے دین نے ہم پر عائد کی ہے
نمازوں میں کبھی بھی سُستی نہیں کرنی چاہئے

پہلے سے بہت زیادہ ایک مومن کیلئے ضروری ہے کہ
وہ اپنے آپ کو اُن لاتعداد بدیوں اور بداخلاقیوں سے بچائے جو اس معاشرے میں پھیل رہی ہیں

ایک حقیقی مسلمان کی توجہ اگلی زندگی کی طرف مرکوز ہوتی ہے جو دائمی ہے نہ کہ اس عارضی دُنیا کی طرف جس کی خوشیاں تھوڑے عرصہ کیلئے ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے نیشنل اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو ترجمہ

(فرمودہ 23 ستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام Bordon, Kingsley,Country Market، یُوکے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ-
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

امسال مجلس خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنا مرکزی عنوان ''صلوٰۃ'' رکھا ہے۔ مجلس (خدام الاحمدیہ) اور اسکے عہدیدار صرف ایک حد تک نماز کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں اور بالآخر ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے اُس پر ہی منحصر ہے کہ وہ نماز کی اصل حقیقت اور اہمیت کو سمجھتا ہے یا نہیں۔ یہ سب سے بنیادی عبادت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر دن میں پانچ بار لازم قرار دیا ہے۔ پس یہ ہر مسلمان پر بذات خود منحصر ہے کہ وہ نماز کی اعلیٰ ترین اقدار کو اور دعا کی لامتناہی قوت کو سمجھتا ہے یا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے امام الزمان کو مبعوث فرمایا جس نے اسلام کی شان دنیا پر ظاہر کرنی تھی اور اصل اسلامی تعلیمات کو پھر سے زندہ کرنا تھا۔ وہ تعلیمات جو عرصۂ دراز سے بُھلا دی گئی تھیں۔ ہم احمدی مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے اُس امام الزمان کو مانا ہے۔ پس اگر ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں مانا ہے تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ نماز ایک بنیادی فریضہ ہے جسے ادا کرنے کی ذمہ داری ہمارے دین نے ہم پر عائد کی ہے اور یہ کہ ہمیں اپنی نمازوں میں کبھی بھی سُستی نہیں کرنی چاہیے بلکہ لازماً ہر وقت اسے مکمل فوقیت دینی چاہیے۔

جب ہم کلام اللہ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کے آغاز میں ہی فرمایا ہے کہ قرآن کریم متقیوں کو ہدایت دینے کیلئے نازل ہوا ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (البقرۃ:4) یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بطور عالم الغیب قبول کرتے ہیں۔ اسکے بعد فرمایا: وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ (البقرۃ:4) اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ مومن وہ ہیں جو 'نماز قائم کرتے ہیں'۔ پس اللہ تعالیٰ نے حُکم دیا ہے کہ ہر مسلمان کو لازمًا ہر روز نماز ادا کرنی چاہئے۔ یہ حُکم آج بھی ایسا ہی قابل عمل ہے جیسا کہ ماضی میں تھا۔ قرآن کریم کی تعلیمات یقیناً تمام زمانوں کیلئے اور عالمی تعلیمات ہیں۔

ہمیں یہ خوش نصیبی حاصل ہے کہ ہم نے اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا ہے۔ مگر ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ آپؑ کی بیعت میں آنا صرف اُس وقت فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے اگر یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم اپنے دینی فرائض میں غافل ہیں تو ہمیں یہ دعویٰ کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو قبول کرنے سے ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب برپا ہوا ہے۔ یا یہ کہ اس طرح ہمیں حقیقی اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ پس ہمارا آپؑ کو قبول کرنے کا زبانی دعویٰ کھوکھلا اور بے معنی ہوگا۔ قیام نماز کی اہمیت سورۃ البقرۃ کی آیت 239 میں ایک بار پھر بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ''اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔'' وہاں قرآن کریم میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ''اپنی نمازوں کی حفاظت'' کرنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر حُکم ہے کہ مرکزی نماز کی حفاظت کی جائے۔ نمازوں کی حفاظت کا مطلب ہے کہ ہمیں نماز کے معاملہ میں کبھی بھی سستی اور غفلت برتنی نہیں چاہیے۔ اس آیت میں یہ بھی حکم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے کامل تذلل اور تبتلِ تام کے ساتھ کھڑے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم اس زمانہ میں نہایت برمحل ہے کیونکہ دنیا بھر میں لوگ اپنے کاموں، سکولز، کالجز اور دوسری روز مرّہ کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ پس نمازوں کی حفاظت کیلئے ایک خاص کوشش کی ضرورت ہے۔ جہاں تک عام معمول کا تعلق ہے یعنی یہ کہ لوگ کام پر جاتے ہیں یا اسکول جاتے ہیں تو اس میں مرکزی نماز ظہر اور عصر ہے۔ اور یہی دو نمازیں ہیں جن میں اکثر لوگ لاپروائی کرتے ہیں اور انہیں ادا نہیں کرتے۔ پس قرآن کریم نے خاص طور پر تنبیہ کی ہے کہ ہم نے فرض نمازوں میں کبھی کوئی کمزوری نہیں دکھانی یا اپنی دنیاوی مصروفیات کو کبھی دینی فرائض پر ترجیح نہیں دینی۔

اس آیت کے حوالہ سے میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ ظہر اور عصر کو ہی مرکزی نماز نہ سمجھا جائے بلکہ آج کل کی دنیا میں ہر عمر سے تعلق رکھنے والے لوگ بشمول اکثر نوجوان رات دیر تک پڑھائی کرتے ہیں، یا اپنا وقت بداخلاقی اور ردّی چیزوں میں ضائع کرتے ہیں جیسے انٹرنیٹ میں بلامقصد سرفنگ (surfing) کر رہے ہوتے ہیں، ٹی وی یا فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں، فون یا ٹیبلیٹ پر بلاحد بندی سکرولینگ (scrolling) کر رہے ہوتے ہیں اور رات دیر تک messages بھیج رہے ہوتے ہیں۔ اسکے نتیجہ میں وہ فجر پر بیدار ہونے سے قاصر رہتے ہیں اور اُن کے معمول کی وجہ سے دراصل فجر اُن کیلئے مرکزی نماز بن جاتی ہے۔ پس دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے مرکزی نماز وہ نماز ہے جسکے چھوٹنے کا خطرہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ عصر کے وقت سب سے زیادہ مصروف ہوتے تھے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر مرکزی نماز ہے (جامع الترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الصلوٰۃ الوسطی انہا العصر حدیث 182) لیکن آجکل کی دنیا میں لوگوں کی مختلف معمولات ہیں اس لیے پانچ نمازوں میں سے مرکزی نماز کوئی بھی ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کیلئے اب فجر دراصل مرکزی نماز ہے کیونکہ دیر سے سونے کی وجہ سے وہ اسے بروقت ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ پس آپ کو جلد سونے کی عادت ڈالنی چاہیے اور اگر یہ ممکن نہیں تو پھر آپ کو اِس پختہ نیت اور مصمم ارادہ کے ساتھ سونا چاہیے کہ آپ فجر کیلئے بیدار ہوں گے خواہ آپ کتنا ہی تھکے ہوں۔

مزید یہ کہ جب بھی ممکن ہو، خواہ آپ کو زائد کوشش بھی کرنی پڑے پھر بھی آپ کو اپنی نمازیں باجماعت اپنی مقامی مسجد یا صلوٰۃ سینٹر میں ادا کرنی چاہئیں کیونکہ مَردوں کیلئے یہ خدا تعالیٰ کا حُکم ہے۔ ایک مرد جو اپنی نمازیں کسی جائز وجہ یا عذر کے بغیر گھر میں ادا کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا پانے والا نہیں ہوگا۔ یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ باجماعت نماز کا ثواب انفرادی نماز سے 27 گنا سے زیادہ ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ حدیث نمبر 645) ایسی روایات سے ہمیں احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتنا مہربان، سخی، رحمٰن و رحیم اور کتنا فیض رساں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی سزا اسکے برابر رکھی ہے یا جرم کے مطابق سزا رکھی ہے۔ مگر جہاں تک اچھے اخلاق اور نیک اعمال کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں کئی گنا زیادہ نوازتا ہے۔ سو یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اپنے رحمٰن خدا کی عظیم رحمانیت سے فائدہ اُٹھائیں۔ آپ مسجدوں میں باجماعت نمازوں کیلئے جمع ہوکر خدا تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں اور اُس سے اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا یہ معاملہ صرف آج، اِس ہفتہ، مہینہ یا سال کا نہیں ہے بلکہ پنجوقتہ نماز آئندہ ہر روز آپ کی باقی کی زندگی کی مسلسل ساتھی رہنی چاہیے۔ بہر حال مَیں اس امید کے ساتھ دعا کرتا ہوں کہ آپ نے اس سال کے پروگرام سے صحیح فائدہ اُٹھایا ہوگا اور آپ کو احساس ہو گیا ہوگا کہ نماز کی حقیقی ضرورت اور خاص اہمیت کیا ہے۔ جنہوں نے اپنی نمازوں کی حالت کو بہتر بنایا اور نمازوں سے فائدہ اُٹھایا، مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے اس معاملہ کو سنجیدگی کے ساتھ لیا اور ترقی کرنے کی طرف گامزن رہے۔ لیکن آپ کو اب آرام نہیں کرنا چاہئے یا جو بھی بہتری آپ اپنے اندر لائے ہیں اُس پر مطمئن نہیں ہونا چاہیے بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مزید سنجیدگی کے ساتھ مسلسل توجہ دینی چاہیے اور نماز مکمل توجہ اور اِس کامل یقین کے ساتھ ادا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی سنتا ہے جو اُس کے حضور سنجیدگی کے ساتھ سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

اگر آپ میں سے بعض ایسے رہ گئے ہیں جنہوں نے دوران سال اپنے عبادت کے معیاروں کو بڑھانے کیلئے کوئی نتیجہ خیز کوشش نہیں کی تو انہیں مزید کوئی دن ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ آپ ابھی سے مصمم ارادہ اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں کہ آپ نے اپنی حالت کو بہتر بنانا ہے۔ اب وہ وقت ہے کہ آپ اس روحانی سیڑھی پر چڑھنا شروع ہوں جو ہمیں اپنے خالق کی طرف لے جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود دعا اور عبادت کے بے مثال فوائد سے آگاہ کیا ہے۔ پس قرآن کریم کی

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مسجد وہی حقیقی ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر ہو

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری مسجدیں تقویٰ کی بنیاد پر ہوں

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب نبی ﷺ حضرت عاصم بن عدی، حضرت عمرو بن عوف اور حضرت معن بن عدی رضی اللہ عنہما کی سیرت مبارکہ کا دلنشیں تذکرہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے مسجد ضرار کے گرائے جانے کا حکم اور اس کا پس منظر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتخابِ خلافت کا تفصیلی بیان

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو بھی نبوت کے مقام کو پہچاننے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا تعلق پیدا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 اگست 2019ء بمطابق 23 ظہور 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ سرے (یو.کے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ-الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

بدری صحابہ کے ذکر میں آج میں جن صحابی کا ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عاصمؓ کے والد کا نام عدی تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عجلان بن حارثہ سے تھا جو قبیلہ بنو زید بن مالک کا حلیف تھا۔ حضرت عاصمؓ بنو عجلان کے سردار اور حضرت معن بن عدیؓ کے بھائی تھے۔

حضرت عاصمؓ کی کنیت ابوبکر بیان کی جاتی ہے جبکہ بعض کے نزدیک ان کی کنیت ابوعبداللہ، ابوعمر اور ابوعمرو بھی تھی۔ حضرت عاصمؓ میانہ قد کے تھے اور بالوں پہ مہندی لگایا کرتے تھے۔ حضرت عاصمؓ کے بیٹے کا نام اَبُوالْبَدَّاح تھا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 354-355 عاصم بن عدی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 111 عاصم بن عدی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت عاصمؓ کی بیٹی کا نام سہلہ تھا جس کی شادی حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے ساتھ ہوئی اور ان کے اس شادی سے چار بچے تھے تین بیٹے: معن، عمر، زید اور ایک بیٹی امۃ الرحمٰن صغریٰ۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 94 عبدالرحمٰن بن عوف، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف روانہ ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن عدیؓ کو قبا اور مدینہ کے بالائی حصہ ''عالیہ'' پر امیر مقرر فرمایا۔ ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ روحاء مقام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصمؓ کو مدینہ کے بالائی حصے عالیہ پر امیر مقرر کرتے ہوئے واپس بھیج دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصمؓ کو واپس بھجوایا لیکن آپؓ کو اصحابِ بدر میں شمار کیا اور ان کے لیے اموالِ غنیمت میں سے بھی حصہ مقرر فرمایا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 355 عاصم بن عدی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 3 صفحہ 463 عاصم بن عدی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

سیرت خاتم النبیینؐ میں اس واقعے کی تفصیل اس طرح بیان ہوئی جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھی ہے کہ ''مدینہ سے نکلتے ہوئے آپؐ نے اپنے پیچھے عبداللہ بن ام مکتومؓ کو مدینہ کا امیر مقرر کیا تھا۔ مگر جب آپؐ روحاء کے قریب پہنچے جو مدینہ سے 36 میل کے فاصلہ پر ہے تو غالباً اس خیال سے کہ عبداللہ ایک نابینا آدمی ہیں اور لشکر قریش کی آمد آمد کی خبر کا تقاضا ہے کہ آپؐ کے پیچھے مدینہ کا انتظام مضبوط رہے آپؐ نے ابولبابہ بن منذر کو مدینہ کا امیر مقرر کر کے واپس بھجوا دیا اور عبداللہ بن ام مکتوم کے متعلق حکم دیا کہ وہ صرف امام الصلوٰۃ رہیں۔ مگر انتظامی کام ابولبابہ سرانجام دیں۔ مدینہ کی بالائی آبادی یعنی قباء کیلئے آپؐ نے عاصم بن عدی کو الگ امیر مقرر فرمایا۔'' (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے صفحہ 354)

حضرت عاصمؓ غزوۂ احد اور غزوۂ خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عاصمؓ نے 45 ہجری میں حضرت معاویہؓ کے دورِ حکومت میں مدینے میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر 115 سال تھی۔ بعض کے نزدیک انہوں نے 120 سال کی عمر میں وفات پائی۔ جب حضرت عاصمؓ کی وفات کا وقت آیا تو ان کے گھر والوں نے رونا شروع کیا اس پر انہوں نے کہا کہ مجھ پر نہ روؤ کیونکہ میں نے تو اپنی عمر گزار لی۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 355 عاصم بن عدی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 3 صفحہ 464 عاصم بن عدی مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) اور بہت لمبی عمر گزار لی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرام کو غزوۂ تبوک کی تیاری کیلئے حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء کو اللہ کی راہ میں مال اور سواری مہیا کرنے کی تحریک بھی فرمائی اور اس پر مختلف لوگوں نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق قربانی پیش کی۔ اسی موقعے پر حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا سارا مال لے آئے جو کہ چار ہزار درہم تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے کہ نہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ گھر والوں کیلئے اللہ اور اس کا رسولؐ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ اپنے گھر کا آدھا مال لے کر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑ کے آئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ نصف چھوڑ کے آیا ہوں۔ اس موقعے پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک سو اَوقیہ دیے۔ ایک اَوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ زمین پر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے خزانے ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ اس موقعے پر عورتوں نے بھی اپنے زیورات پیش کیے۔ اسی موقعے پر حضرت عاصم بن عدیؓ، جن کا ذکر ہو رہا ہے انہوں نے ستر وَسق کھجوریں پیش کیں۔ ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع تقریباً اڑھائی سیر کا ہوتا ہے، یا اڑھائی کلو کا تو اس طرح کھجوروں کا کل وزن 262 من بنتا ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 183-184 غزوہ تبوک مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء) (لغات الحدیث جلد 1 صفحہ 82 ''اوقیہ'' جلد 4 صفحہ 487 ''وسق'' جلد 2 صفحہ 648 ''صاع'' ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور 2005ء)

ایک من تقریباً چالیس سیر کا پاکستان کا وزن ہے یا انتالیس کلو کا یا اڑتیس کلو کا ہوتا ہے۔ بہرحال حضرت عاصمؓ نے بھی اس موقعے پر جو اُن کے پاس کھجوریں تھیں وہ پیش کیں اور بڑی مقدار میں پیش کیں۔ حضرت عاصم بن عدیؓ ان صحابہ میں سے تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار گرانے کا حکم دیا تھا۔ اس واقعہ کی تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بنو عمرو بن عوف نے مسجد قبا بنائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں اور اس میں نماز پڑھیں۔ جب بنو غنم بن عوف کے کچھ لوگوں نے اس مسجد کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم بھی ایک مسجد بناتے ہیں جیسے بنو عمرو نے بنائی ہے تو ان کو ابوعمرو فاسق جو بڑا مخالف تھا۔ یہ فتنہ پیدا کرنے والا تھا۔ اس نے کہا کہ تم بھی ایک مسجد بناؤ اور حتی الوسع اس میں اسلحہ بھی جمع کرو۔ اس کی نیت یہ تھی کہ اس کو فتنے کا مرکز بنایا جائے۔ کہنے لگا کہ میں روم کے بادشاہ قیصر کے پاس جا رہا ہوں اور وہاں سے ایک رومی لشکر لاؤں گا۔ پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھیوں کو یہاں سے نکال دوں گا۔

جب مسجد مکمل ہو گئی تو ان کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم نے یہ مسجد بیماروں اور معذوروں کی آسانی کیلئے بنائی ہے کہ وہ زیادہ دور نماز پڑھنے نہیں جا سکتے اور ساتھ ہی آپؐ سے یہ بھی درخواست کی کہ اس مسجد میں نماز پڑھانے کیلئے تشریف لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس وقت سفر کی تیاری میں مصروف ہوں۔ سفر پہ جا رہے تھے، ان شاء اللہ جب ہم واپس آئیں گے تو مَیں نماز پڑھاؤں گا۔ یہ غزوۂ تبوک کا سفر تھا۔ غزوۂ تبوک سے واپسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے تھوڑے فاصلے پر ایک جگہ ذی اُوان، اس کے اور مدینہ کے درمیان ایک گھنٹے کا فاصلہ ہے وہاں قیام فرمایا تو آپؐ کو مسجد ضرار کے بارے میں یہ وحی نازل ہوئی جس کا قرآن شریف میں سورۂ توبہ میں ذکر ہے کہ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ

قَبۡلُ ؕ وَلَیَحۡلِفُنَّ اِنۡ اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰی ؕ وَاللّٰہُ یَشۡہَدُ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ (توبہ:107)اور وہ لوگ جنہوں نے تکلیف پہنچانے اور کفر پھیلانے اور مومنوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے اور ایسے شخص کو کمین گاہ مہیا کرنے کیلئے جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے پہلے ہی لڑائی کر رہا ہے ایک مسجد بنائی ہے ضرور وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم بھلائی کے سوا کچھ نہیں چاہتے تھے جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بعد مالک بن دخشم اور معن بن عدی کو بلایا اور ان کو مسجد ضرار گرانے کا حکم دیا۔ کچھ روایات میں یہ بھی ہے کہ حضرت عاصم بن عدی اور عمرو بن سکن اور وحشی، جس نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا اور سوید بن عباس کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقصد کے لیے بھیجا۔ شرح زرقانی میں یہ بھی لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دو افراد کو بھجوایا ہو پھر مزید چار افراد ان کی اعانت کے لیے بھجوائے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد ضرار کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا کہ اسے گرا دیں اور آگ لگا دیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب لوگ تیزی سے قبیلہ بنو سالم پہنچے جو کہ حضرت مالک بن دخشم کا قبیلہ تھا۔ حضرت مالک بن دخشمؓ نے حضرت معنؓ سے کہا کہ مجھے کچھ مہلت دو یہاں تک کہ میں گھر سے آگ لے آؤں۔ چنانچہ وہ گھر سے کھجور کی سوکھی ٹہنی کو آگ لگا کر لے آئے۔ پھر وہ مغرب اور عشاء کے درمیان مسجد ضرار کے پاس پہنچے اور وہاں جا کر اسے آگ لگا دی اور اس کو زمین بوس کر دیا۔ یہ کچھ حصہ میں نے پہلے حضرت مالک بن دخشم کے ضمن میں بیان کیا تھا۔ بہرحال اس وقت اس مسجد کے بنانے والے وہاں موجود تھے لیکن آگ لگنے کے بعد وہ اِدھر اُدھر بھاگ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مسجد والی جگہ عاصم بن عدی کو دینی چاہی کہ وہ اس جگہ کو اپنا گھر بنالیں (جن صحابی کا ذکر ہو رہا ہے) لیکن عاصم بن عدیؓ نے کہا کہ میں جگہ نہیں لوں گا۔ اس لیے معذرت کی کہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو نازل کرنا تھا کر دیا یعنی کہ یہ تو ایسی جگہ بنی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اس کی عمارت وہاں پسند نہیں آئی تھی اس لیے میں نہیں چاہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھر ثابت بن اقرم کو دے دیا کیونکہ ان کے پاس کوئی گھر نہیں ہے۔ ہاں عاصم بن عدیؓ نے کہا کہ میرے پاس گھر بھی ہے اور مجھے انقباض بھی ہو رہا ہے۔ معذرت چاہتا ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ اسے ثابت بن اقرم کو دے دیں اور وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس گھر نہیں۔ وہ یہاں اپنا گھر بنالیں گے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مسجد، مسجد ضرار والی وہ جگہ جو تھی ثابت بن اقرم کو دے دی۔

ابنِ اسحاق کے مطابق مسجد ضرار بنانے والے منافقین کے نام یہ ہیں۔ خِذام بن خالد، معتب بن قشیر، ابو حبیبۃ بن اُزعر، عباد بن حُنیف، جاریہ بن عامر اور اس کے دونوں بیٹے مُجَمِّع بن جاریہ اور زید بن جاریہ، نفیل بن حَرث، بَخزَج بن عثمان، ودیعہ۔ تو بہرحال یہ لوگ تھے جو ابو عامر رہب جس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق رکھا تھا اس کے ساتھ یہ سب ملے ہوئے تھے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 470 تا 472 غزوہ تبوک مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1993ء) (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ الجزء الرابع صفحہ 97-98 ثم غزوۃ تبوک، دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ دہلی کے سفر پر جب گئے تو دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا بڑی خوبصورت مسجد ہے لیکن فرمایا کہ ”مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔“ فرمایا کہ ”ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔“ اس زمانے میں بہت ساری مساجد تھیں، ویران تھیں۔ ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔“ آپؑ نے فرمایا ”کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی“ شروع میں ”اور بارش کے وقت (مسجد کی) چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔“ فرمایا کہ ”مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیا داروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے۔“ آپؑ نے فرمایا کہ مسجدوں کے واسطے یہ حکم ہے ”کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔“ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 170)

پس یہ ہے مسجد کی اصل حقیقت۔ آج کل مسلمانوں کے ایک طبقے کا مسجدوں کی آبادی کی طرف بھی رجحان ہوا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ رجحان بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد ہوا ہے۔ اگر کچھ موقع پیدا ہوا، جرأت پیدا ہوئی یا عبادت کی طرف توجہ ہوئی یا ظاہری عبادت کی طرف توجہ ہوئی تو یہ بھی آپؑ کے دعوے کے بعد ہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بڑی توجہ سے مسجدیں بناتے ہیں اور مسجدیں بھی بڑی خوبصورت بناتے ہیں اور آج کل خاص طور پر پاکستان وغیرہ میں ان کی آبادی کی طرف بھی بعض لوگوں نے توجہ کی ہے لیکن یہ تقویٰ سے خالی مسجدیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسجد ضرار کو گرانے کا جو حکم فرمایا تھا اس کے آگے آیات میں یہ بھی بڑا واضح فرمایا تھا کہ مسجد وہی حقیقی ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر ہو لیکن ان غیر احمدی علماء نے اپنی دانست میں تقویٰ صرف اسی بات کو سمجھ لیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف مسجدوں میں کھڑے ہو کے ہرزہ سرائی کی جائے۔ گندی اور غلیظ زبان آپؑ کے متعلق استعمال کی جائے، جماعت کو گالیاں دی جائیں اور پھر صرف یہی نہیں ہے بلکہ آئے دن یہ واقعات ہوتے ہیں کہ ان مسجدوں کی امامت اور فرقوں کے اختلاف کی وجہ سے آپس میں بھی ان کی گالم گلوچ رہتی ہے۔ اب تو اکثر واقعات وائرل ہوتے رہتے ہیں کہ مسجدوں میں دنگا فساد ہو رہا ہے یا ایک دوسرے کو گالیاں دی جا رہی ہیں۔ پس یہ سب باتیں بتاتی ہیں کہ ان میں تقویٰ کی کمی ہے اور ان کی مساجد میں مسجد کا حقیقی جو حق ہے وہ ادا نہیں ہو رہا اور ان کے عمل جو ہیں ان سے ہم احمدیوں کو بھی سبق لینا چاہیے اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہماری مسجدیں تقویٰ کی بنیاد پر ہوں۔ پس ہم تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے ان مسجدوں کو آباد کرنے کے لیے آئیں۔ پس یہی اصل حقیقت ہے۔ اگر یہ قائم رہے گی اور جب تک قائم رہے گی اس وقت تک ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بھی وارث بنتے رہیں گے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ ”لِمَنۡ حَارَبَ اللّٰہَ“ اس کی تشریح فرماتے ہیں کہ ”یہ ابو عامر کی طرف اشارہ ہے جو عیسائی تھا۔ اس کے مکروں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ رسول کریمؐ اس مسجد میں نماز پڑھ لیں۔ پھر کچھ مسلمان ادھر بھی آجایا کریں اور اس طرح مسلمانوں کی جماعت کو توڑ لوں گا۔ اس ابو عامر نے اپنا ایک رؤیا بھی مشتہر کر رکھا تھا کہ میں نے دیکھا ہے کہ نبی کریمؐ وَحِیۡدًا طَرِیۡدًا شَرِیۡدًا“ کہ دھتکارے ہوئے (نعوذ باللہ) تن تنہا ”فوت ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے“ اس کی یہ بات سن کر ”فرمایا کہ خواب سچا ہے۔“ یہ ٹھیک کہتا ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ اس لیے سچا ہے کہ ”اس نے اپنی حالت دیکھی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔“ آپؑ نے نام نہیں لیا اور اس کی بابت لکھتے ہیں کہ یہ نام نہ لینے میں اصل میں۔ ”یہ بلاغت ہے کہ آئندہ بھی اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کا انجام بھی یہی ہوگا۔“

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 310 زیر آیت وَالَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا)

اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آج بھی ایسے ہی دشمنوں کے انجام ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عمرو بن عوفؓ ہے۔ حضرت عمروؓ کا نام عمیر بھی ملتا ہے اور والد کا نام عوف تھا۔ حضرت عمروؓ کی کنیت ابو عمرو تھی۔ ان کی ولادت مکے میں ہوئی اور ابن سعد کے مطابق یہ یمن سے تھے۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر عسقلانی جلد 4 صفحہ 553-552، عمرو بن عوف، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد ”عمرو بن عوف“ جزء 3 صفحہ 254 دار الفکر بیروت لبنان 2012ء) یعنی یمن کے رہنے والے تھے۔ مؤرخین نے اور سیرت نگاروں نے اور محدثین نے ان صحابی کے نام کے بارے میں مختلف رائے دی ہیں اور ان کے بارے میں بہت زیادہ اشتباہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ امام بخاری، ابن اسحاق، ابن سعد، علامہ ابن عبد البرؒ، علامہ ابن اثیر جزری وغیرہ نے ان کا نام عمرو بیان کیا ہے جبکہ ابن ہشام، موسیٰ بن عقبہ، ابو معشر محمد بن عمرو واقدی وغیرہ نے ان کا نام عمیر بیان کیا ہے۔ علامہ بدر الدین عینی اور علامہ ابن حجر عسقلانی یہ دونوں صحیح بخاری کے شارح بھی ہیں۔ ان کی تشریح لکھی ہے ان کے مطابق عمرو بن عوف اور عمیر بن عوف دونوں ہی ایک شخص کے نام ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ”عمیر بن عوف“ جلد 3 صفحہ 310، جلد 4 صفحہ 269، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 3 صفحہ 274، عمرو بن عوف الانصاری، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء) (عمدۃ القاری الجزء 15 صفحہ 121 کتاب الجزیۃ دار احیاء التراث بیروت، لبنان 2003ء) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر عسقلانی جلد 4 صفحہ 552-553، عمرو بن عوف، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء) (اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 246، عمرو بن عوف، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (ابن ہشام صفحہ 463 ومن بنی عامر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

امام بخاری کے مطابق حضرت عمرو بن عوفؓ انصاری قریش کے قبیلہ بنو عامر بن لوئی کے حلیف تھے جبکہ ابنِ ہشام اور ابنِ سعد نے انہیں قریش کے خاندان بنو عامر بن لوئی سے قرار دیا ہے۔ علامہ بدر الدین عینی جو بخاری کے شارح ہیں انہوں نے اس کی تطبیق کی ہے۔ اس کو (دونوں مختلف بیانوں کو) اس طرح اس کے ساتھ آپس میں ملایا ہے کہ کہتے ہیں کہ حقیقت میں حضرت عمرو بن عوفؓ انصار کے قبیلہ اوس یا خزرج میں سے تھے اور انہوں نے مکے جا کر قیام کیا تھا اور وہاں بعض لوگوں کے حلیف ہوئے تھے اور اس اعتبار سے وہ انصاری بھی

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡہُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ہوئے اور مہاجر بھی ہوئے۔(صحیح بخاری کتاب الجزیہ بَابُ الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ حدیث نمبر 3158)(عمدۃ القاری الجزء 15 صفحہ 121 کتاب الجزیۃ داراحیاء التراث بیروت، لبنان 2003ء) (ابن ہشام صفحہ 463 ومن بنی عامر مطبوعہ دارالکتب بیروت 2001ء)(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 310، میر بن عوف، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت عمرو بن عوفؓ قدیمی اسلام قبول کرنے والوں میں سے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 254، عمرو بن عوف، مطبوعہ دارالفکر بیروت 2012ء)

حضرت عمرو بن عوفؓ نے مکے سے ہجرتِ مدینہ کے وقت قبا میں حضرت کلثوم بن الہدمؓ کے ہاں قیام کیا۔

حضرت عمرو بن عوفؓ غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق اور اس کے علاوہ دیگر تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ''عمیر بن عوف'' جزء 3 صفحہ 217 داراحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)(الاصابہ جلد 3 صفحہ 46 سعد بن خیثمہ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت عمرو بن عوفؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی اور ان کی نمازِ جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی۔(الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر عسقلانی جلد 4 صفحہ 553، عمرو بن عوف، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت معن بن عدیؓ ہے۔ حضرت معنؓ انصار کے قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ (ابن ہشام صفحہ 29 اسماء من شھد العقبۃ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

حضرت معنؓ حضرت عاصم بن عدیؓ کے بھائی تھے۔ اس حوالے سے پہلے ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت معنؓ ستّر انصار کے ساتھ بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے۔ حضرت معنؓ اسلام قبول کرنے سے پہلے عربی میں لکھنا جانتے تھے، کتابت جانتے تھے۔ جبکہ اس وقت عرب میں کتابت بہت کم تھی۔ حضرت معنؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ حضرت زید بن خطابؓ نے مکے سے مدینے ہجرت کی تو اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معن بن عدیؓ اور حضرت زید بن خطابؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 244-245 معن بن عدی دارالاحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو میں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ آپؓ ہمارے بھائی انصار کے پاس ہمارے ساتھ چلیں۔ چنانچہ ہم گئے اور ان میں سے دو نیک آدمی ہمیں ملے جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ میں نے عروہ بن زبیر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ حضرت عُویم بن سَاعِدہؓ اور حضرت مَعْن بن عدیؓ ہی تھے۔ (صحیح البخاری کتاب المغازی باب شھود الملائکۃ بدراً حدیث 4021)

راوی نے آگے جو لکھا ہے، حضرت عمرؓ کی جو روایت ابھی بیان ہوئی ہے اس کی مزید تفصیلات بخاری کی ایک اَور روایت میں بھی درج ہیں جس کا کچھ حصہ میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مہاجرین میں سے کئی افراد کو قرآن پڑھایا کرتا تھا۔ ان میں سے عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی تھے۔ ایک بار میں ان کے اس گھر میں تھا جو منیٰ میں ہے اور وہ عمر بن خطابؓ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ یہ واقعہ اس آخری حج کا ہے جو حضرت عمرؓ نے کیا تھا۔ جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ میرے پاس واپس لوٹ کر آئے تو انہوں نے کہا کاش تم بھی اس شخص کو دیکھتے جو آج امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ امیر المومنین! کیا آپ کو فلاں حکم کے متعلق علم ہوا کہ جو کہتا ہے کہ اگر عمرؓ گئے تو میں فلاں کی بیعت کروں گا یعنی پہلے ہی بتا رہا ہے حضرت عمرؓ کے خلافت کے وقت میں کہ آپؓ کے بعد پھر میں فلاں کی بیعت کروں گا اور پھر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! ابوبکرؓ کی بیعت تو یوں ہی افراتفری میں ہو گئی تھی۔ پھر یہ ہی نہیں کہ اگلی کا اظہار کر دیا بلکہ یہ بھی اظہار کر دیا کہ حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت نعوذ باللہ افراتفری میں غلطی سے ہو گئی تھی اور اس طرح ان کی خلافت کا وہ مقام ان کو ملا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ رنجیدہ ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا اگر اللہ نے چاہا تو میں آج شام لوگوں میں کھڑا ہوں گا اور انہیں ان لوگوں سے چوکس کروں گا جو ان کے معاملات کو زبردستی اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ امیر المومنین! ایسا نہ کریں کیونکہ حج میں عامی لوگ اور اوباش بھی اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں تو جب آپؓ لوگوں میں کھڑے ہوں گے تو یہی لوگ زبردستی آپ کے قریب ہو جائیں گے، اکٹھے ہو جائیں گے اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپؓ کھڑے ہو کر ایسی بات نہ کہہ دیں کہ ہر بات اڑانے والا آپؓ کے متعلق کچھ اَور کا اَور نہ اڑا دے۔ اپنی طرف سے باتیں لگا کے کچھ اَور ہی مشہور نہ کر دے اور لوگ اسے نہ سمجھیں اور نہ ہی مناسب محل پر اسے چسپاں کریں۔ سمجھ بھی نہ آئے اور پھر صحیح موقعے پر اس کو چسپاں بھی نہ کریں۔ اسکی وضاحت بھی نہ ہو سکے۔ پھر انہوں نے حضرت عمرؓ کو مشورہ دیا کہ آپؓ اس وقت تک انتظار کریں کہ مدینے میں پہنچیں۔ حج کے دن تھے۔ مدینے پہنچیں گے تو کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے۔ وہاں کیا ہو گا کہ سمجھدار اور شریف لوگوں کو الگ تھلگ لے کر جو آپؓ نے کہنا ہو انہیں اطمینان سے کہیں۔ اور کہا کہ میں نے کہا کہ اہلِ علم آپؓ کی بات سمجھیں گے اور مناسب محل پر اسے چسپاں بھی کریں گے۔ اپنی اپنی تشریحیں نہیں کرنے لگ جائیں گے۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اچھا ٹھیک ہے۔ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ پہلی بار جو مدینے میں خطبہ کیلئے کھڑا ہوں گا تو پھر میں وہاں جاتے ہی یہ بات بیان کروں گا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ ذوالحجہ کے اخیر میں پہنچے اور جب جمعے کا دن ہوا تو جونہی سورج ڈھلا اور جمعے کا وقت ہوا تو ہم جلدی مسجد میں آ گئے۔ وہاں پہنچ کر میں نے سعید بن زیدؓ کو منبر کے پاس بیٹھے ہوئے پایا تو میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ میرا گھٹنا ان کے گھٹنے سے لگ رہا تھا۔ اب یہ پوری تفصیل بیان کر رہے ہیں۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نکلے۔ جب میں نے انہیں سامنے سے آتے دیکھا تو میں نے سعید بن زیدؓ سے کہا کہ آج وہ ایسی بات کہیں گے جو انہوں نے جب سے کہ وہ خلیفہ ہوئے نہیں کہی۔ انہوں نے میری بات کو عجیب سمجھا۔ انکے پاس جو صحابی بیٹھا تھا انہوں نے عجیب سمجھا۔ کہنے لگے امید نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جو انہوں نے اس سے پہلے نہیں کہی۔

حضرت عمرؓ منبر پر بیٹھ گئے۔ جب اذان دینے والا خاموش ہو گیا تو وہ کھڑے ہوئے اور اللہ کی وہ تعریف کی جس کا وہ اہل ہے۔ پھر کہا کہ اما بعد میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں کہ میرے لیے مقرر تھا کہ میں وہ کہوں۔ میں نہیں جانتا کہ شاید یہ بات میری موت کے قریب کی ہو۔ اس لیے جس نے اس بات کو سمجھا اور اچھی طرح یاد رکھا تو جہاں بھی اس کی اونٹنی اس کو پہنچا دے وہ اس کو بیان کرے یعنی ان باتوں کو جہاں تک تم پہنچا سکتے ہو دوسروں تک صحیح رنگ میں ان کو پہنچانا اور جس کو یہ خدشہ ہو کہ اس نے اس کو نہیں سمجھا تو میں کسی کے لیے جائز نہیں رکھتا کہ میرے متعلق جھوٹ کہے۔ غلط بات نہ پہنچانا۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچائی کے ساتھ بھیجا اور آپؐ پر احکام شریعت نازل کیے۔ پھر بعض احکام کا بھی ذکر کیا ایک لمبی تفصیل ہے۔ یہ حدیث ہے اس کو میں چھوڑتا ہوں۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ سنو! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ بڑھا چڑھا کر میری تعریف نہ کرو جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا گیا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ میرے متعلق یہ کہا کرو کہ وہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسولؐ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے کوئی کہنے والا یہ کہتا ہے۔ اس بات کو بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ کو تو خلافت یونہی مل گئی۔ آپؓ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوبکرؓ کے متعلق بھی کہا ہے اور پھر میرے متعلق بھی کہا ہے کہ اللہ کی قسم! اگر عمر مر گیا تو میں فلاں کی بیعت کروں گا۔ آپؓ نے فرمایا اس لیے کوئی شخص دھوکے میں رہ کر یہ نہ کہے۔ اس بارے میں وضاحت کر دوں کہ پھر آپؓ بات کو پہلے حضرت ابوبکرؓ کی طرف لے گئے اور آپؓ نے فرمایا کہ کوئی شخص دھوکے میں رہ کر یہ نہ کہے کہ ابوبکرؓ کی بیعت یونہی افراتفری میں غلطی سے ہو گئی تھی اور وہ سرانجام پا گئی اور اس طرح آپؓ خلیفہ بن گئے۔ سنو! یہ درست ہے کہ وہ بیعت اسی طرح ہوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس افراتفری کی بیعت کے شر سے بچائے رکھا۔ ٹھیک ہے وہ افراتفری میں ہی ہوئی تھی۔ ایسا موقع آیا تھا لیکن اس کے شر سے اللہ تعالیٰ نے بچایا اور تم میں ابوبکرؓ جیسا کوئی نہیں کہ جس کے پاس اونٹوں پر سوار ہو کر لوگ آئیں۔ یعنی کہ ایسا عالم با عمل اور مخلص اور تقویٰ کے معیار پر پہنچا ہوا اَور کوئی شخص نہیں تھا۔ پھر آگے باقی باتوں کی کچھ تفصیل بیان ہوئی ہے۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ جس نے مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص کی بیعت کی تو اس کی بیعت نہ کی جائے یعنی کہ جو بیعت ہوئی تھی وہ بڑے مشورے سے ہوئی تھی اور یہ بھی یاد رکھو کہ جس نے مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص کی بیعت کی تو اس کی بیعت نہ کی جائے اور نہ اس شخص کی جس نے اس کی بیعت کی۔ اس لیے کہ کہیں وہ اپنے آپ کو مروا نہ ڈالے۔

پھر حضرت عمرؓ نے بیان فرمایا اور اصل میں ہمارا واقعہ یوں ہوا تھا کہ جب اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی تو انصار ہمارے مخالف ہو گئے اور وہ سب ثقیفہ بنو ساعدہ میں اکٹھے ہو گئے اور علیؓ اور زبیرؓ اور جو ان دونوں کے ساتھ تھے، ہمارے مخالف تھے، اور مہاجر اکٹھے ہو کر ابوبکرؓ کے پاس آئے۔ میں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ ابوبکرؓ! آؤ ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔ ہم انہیں کا قصہ بیان کرتے ہوئے چلے۔ وہی باتیں کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ان میں سے دو نیک

حدیث نبوی ﷺ

اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں

(صحیح بخاری، کتاب البیوع)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور انکی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو

(ابن ماجہ، کتاب الادب)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

مرد ہمیں ملے اور پہلی روایت جو میں نے بیان کی تھی اس کے مطابق وہ جو دو نیک مرد تھے ان میں سے ایک حضرت معن بن عدیؓ تھے۔ بہر حال آپؓ فرماتے ہیں اور جس مشورے پر وہ لوگ یعنی انصار جو تھے بالا تفاق آمادہ تھے ان دونوں نے جو ہمیں رستہ میں ملے ان کا ذکر کیا اور انہوں نے کہا کہ اے مہاجرین کی جماعت! تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم ان انصاری بھائیوں کو ملنا چاہتے ہیں۔ تو ان دونوں نے جو راستے میں ملے تھے یہ کہا جن میں حضرت معن بن عدیؓ بھی تھے کہ ہرگز نہ وہاں جانا۔ تمہیں یہی مناسب ہے کہ ان کے پاس نہ جاؤ۔ تم نے جو مشورہ کرنا ہے وہ خود ہی کرلو۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم ضرور ان کے پاس جائیں گے اور یہ کہہ کر ہم چل پڑے اور بنو ساعدہ کے شامیانے میں ان کے پاس پہنچے۔

(صحیح البخاری کتاب الحدود باب رجم الحبلی من الزنا اذا احصنت حدیث نمبر 6830)

وہاں انصار کی حضرت ابوبکرؓ کی اور حضرت عمرؓ کی ایک لمبی بحث ہوئی اور جو گفتگو تھی وہ خلافت کے انتخاب کے بارے میں تھی اور پھر آگے اس کی ایک لمبی تفصیل ہے۔ اس ثقیفہ بنو ساعدہ والے واقعہ کی کچھ حد تک تفصیل جو حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمائی ہے وہ میں بیان کر دیتا ہوں۔ یہاں انصار کی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہ کے تین گروہ بن گئے تھے۔ ایک گروہ نے یہ خیال کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ایسا شخص ضرور ہونا چاہیے جو نظام اسلامی کو قائم کرے مگر چونکہ نبی کے منشا کو اس کے اہل و عیال ہی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے ہی کوئی شخص مقرر ہونا چاہیے۔ ایک گروہ یہ کہتا تھا کہ آپ کی اولاد میں سے کوئی شخص ہونا چاہیے۔ کسی اَور خاندان میں سے کوئی اَور شخص نہیں ہونا چاہیے۔ اس گروہ کے ذہن میں یہ بات تھی کہ اگر کسی اَور خاندان میں سے کوئی شخص خلیفہ مقرر ہو گیا تو لوگ اس کی باتیں مانیں گے نہیں اور اس طرح نظام میں خلل واقع ہو گا۔ خاندان سے اولاد مراد ہے یا ان کے قریبی داماد وغیرہ بھی ہو سکتے ہیں۔ بہر حال حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں لیکن اگر آپؐ کے خاندان میں سے ہی کوئی خلیفہ مقرر ہو گیا تو چونکہ لوگوں کو اس خاندان کی اطاعت کی عادت ہے اس لیے وہ خوشی سے اس کی اطاعت قبول کر لیں گے۔ جیسے ایک بادشاہ کی بات ماننے کے لوگ عادی ہو چکے ہوتے ہیں جب وفات پا جاتا ہے تو اس کا بیٹا جانشین بنتا ہے تو اس کی اطاعت بھی شوق سے کرنے لگ جاتے ہیں۔

مگر دوسرا فریق جو تھا اس نے سوچا کہ اس کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے ہونے کی شرط ضروری نہیں ہے۔ مقصد تو یہ ہے کہ رسول کریمؐ کا ایک جانشین ہو۔ پس جو سب سے زیادہ اس کا اہل ہو اس کے سپرد یہ کام ہونا چاہیے۔ اس دوسرے گروہ کے پھر آگے دو حصے ہو گئے اور گو وہ دونوں اس بات پر متحد تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی جانشین ہونا چاہیے مگر ان میں سے اس بات پر اختلاف ہو گیا کہ رسول کریمؐ کا جانشین کن لوگوں میں سے ہو۔ ایک گروہ کا خیال تھا کہ جو لوگ سب سے زیادہ عرصے تک آپؐ کے زیر تعلیم رہے ہیں وہ اس کے مستحق ہیں یعنی مہاجر اور ان میں سے بھی قریش جن کی بات ماننے کیلئے عرب تیار ہو سکتے ہیں اور بعض نے یہ خیال کیا کہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مدینے میں ہوئی ہے اور مدینے میں انصار کا زور ہے اس لیے وہی اس کام کو اچھی طرح چلا سکتے ہیں۔ بہر حال اس پر انصار اور مہاجرین میں اختلاف بھی ہوا۔ غرض اب انصار اور مہاجرین میں اختلاف ہو گیا۔ انصار کا یہ خیال تھا کہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصل زندگی جو نظام کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ہمارے اندر گزاری ہے۔ انصار یہ کہتے تھے کہ مدینے میں گزاری ہے اور مکے میں کوئی نظام نہیں تھا اس لیے نظامِ حکومت ہم ہی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اور خلافت کے متعلق ہمارا ہی حق ہے کسی اور کا حق نہیں ہے۔ دوسری دلیل وہ یہ دیتے تھے کہ یہ علاقہ ہمارا ہے اور طبعاً ہماری بات کا ہی لوگوں پر زیادہ اثر ہو سکتا ہے مہاجرین کا اثر نہیں ہو سکتا۔ پس رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہم میں سے ہونا چاہیے مہاجرین میں سے نہیں۔

اسکے مقابلے میں مہاجرین یہ کہتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی لمبی صحبت ہم نے اٹھائی ہے اتنی لمبی صحبت انصار نے نہیں اٹھائی، اتنا عرصہ ان کے ساتھ نہیں رہے اس لیے دین کو سمجھنے کی جو قابلیت ہمارے اندر ہے وہ انصار کے اندر نہیں ہے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ اس اختلاف پر ابھی دوسرے لوگ غور ہی کر رہے تھے اور وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچے تھے کہ اس آخری گروہ نے جو انصار کے حق میں تھا بنی ساعدہ کے ایک برآمدہ میں جمع ہو کر اس بارہ میں مشورہ شروع کر دیا اور سعد بن عُبادہؓ جو خزرج کے سردار تھے اور نقباء میں سے تھے ان کے بارے میں طبائع کا اس طرف رجحان ہو گیا کہ انہیں خلیفہ مقرر کیا جائے۔ چنانچہ انصار نے آپس میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ملک ہمارا ہے، زمینیں ہماری ہیں، جائیدادیں ہماری ہیں اور اسلام کا فائدہ اسی میں ہے کہ ہم میں سے کوئی خلیفہ مقرر ہو۔ اس بات پر فیصلہ کیا کہ اس منصب کیلئے سعد بن عُبادہؓ سے بہتر اَور کوئی شخص نہیں۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ بعض نے کہا کہ اگر مہاجرین اس کا انکار کریں گے تو کیا ہو گا؟ سوال اٹھا۔ اس پر کسی نے کہا کہ پھر ہم کہیں گے کہ مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ یعنی ایک امیر تم میں سے ہو اور ایک ہم میں سے۔ سعد جو بہت دانا آدمی تھے انہوں نے کہا کہ یہ تو پہلی کمزوری ہے۔ انصار جن کو امیر خلیفہ بنانا چاہتے تھے، انہوں نے کہا کہ یہ تو پہلی کمزوری ہے یعنی یا تو ہم میں سے خلیفہ ہونا چاہیے یا ان میں سے۔ مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ کہنا تو گویا خلافت کے مفہوم کو نہ سمجھنا ہے اور اس سے اسلام میں رخنہ پڑے گا اور یہ رخنہ ڈالنا ہے۔ اس مشورے کے بعد جب مہاجرین کو اطلاع ہوئی تو وہ جلدی سے وہیں آ گئے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے بیان فرمایا جو پہلے ذکر ہو چکا کہ آپ حضرت ابوبکرؓ اور کچھ اَور لوگ وہاں گئے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر مہاجرین میں سے کوئی خلیفہ نہ ہوا تو عرب اس کی اطاعت نہیں کریں گے۔ صرف مدینہ کی بات نہیں بلکہ پورے عرب کی بات ہے۔ مدینے میں بے شک انصار کا زور تھا مگر تمام عرب مکہ والوں کی عظمت اور ان کے شرف کا قائل تھا۔ پس مہاجرین نے سمجھا کہ اگر اس وقت انصار میں سے کوئی خلیفہ مقرر ہو گیا تو اہل عرب کیلئے سخت مشکل پیش آئے گی اور ممکن ہے کہ ان میں سے اکثر اس ابتلا میں پورے نہ اتریں چنانچہ جب سب مہاجرین وہیں آ گئے اور ان میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابوعبیدہؓ بھی شامل تھے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس موقع پر بیان کرنے کیلئے ایک بہت بڑا مضمون سوچا ہوا تھا اور میرا ارادہ تھا کہ میں جاتے ہی ایک ایسی تقریر کروں گا جس سے تمام انصار میرے دلائل کے قائل ہو جائیں گے اور وہ اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ انصار کے بجائے مہاجرین میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کریں۔ مگر جب ہم وہاں پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ تقریر کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ انہوں نے بھلا کیا بیان کرنا ہے مگر خدا کی قسم! جتنی باتیں میں نے سوچی ہوئی تھیں وہ سب انہوں نے، حضرت ابوبکرؓ نے بیان کر دیں بلکہ اسکے علاوہ انہوں نے اپنے پاس سے بھی بہت سے دلائل دیے۔ تب میں نے سمجھا کہ میں ابوبکرؓ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ غرض مہاجرین نے انہیں بتایا کہ اس وقت قریش میں سے ہی امیر ہونا ضروری ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی پیش کی کہ اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ کہ قریش میں سے تمہارے امام ہوں اور ان کی سبقتِ دین اور ان کی قربانیوں کا ذکر کیا جو وہ دین کیلئے کرتے چلے آئے تھے۔ اس پر حُباب بن مُنذِرؓ خزرجی نے مخالفت کی اور کہا کہ ہم اس بات کو نہیں مان سکتے کہ مہاجرین میں سے خلیفہ ہونا چاہیے۔ ہاں اگر آپ لوگ کسی طرح نہیں مانتے اور آپ کو اس پر بہت اصرار ہے تو پھر یہی ہے کہ ایک امیر آپ میں سے ہو جائے ایک ہمارے میں سے۔ اس پر عمل کیا جائے کہ ایک خلیفہ ہم میں سے ہو اور ایک آپ لوگوں میں سے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سوچ سمجھ کر بات کرو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت میں دو امیروں کا ہونا جائز نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیثیں تو ایسی موجود تھیں جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظامِ خلافت کی تشریح کی ہوئی تھی مگر آپؐ کی زندگی میں صحابہ کا ذہن اُدھر منتقل نہیں ہوا اور اس کی وجہ وہی خدائی حکمت تھی جس کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ اپنے اس کے پہلے سیاق میں کر چکے ہیں جو بیان کر رہے ہیں۔ بہر حال کہتے ہیں کہ پس حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمہارا یہ مطالبہ کہ ایک امیر تم میں سے ہو اور ایک ہم میں سے عقلاً اور شرعاً کسی طرح جائز نہیں۔

پھر حضرت ابوبکرؓ کا انتخاب کس طرح ہوا؟ کچھ بحث مباحثہ کے بعد حضرت ابوعُبیدہؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے انصار کو توجہ دلائی کہ تم پہلی قوم ہو جو مکے کے باہر ایمان لائی۔ اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تم پہلی قوم نہ بنو جنہوں نے دین کے منشا کو بدل دیا اور کہتے ہیں کہ اس کا طبائع پر ایسا اثر ہوا کہ بشیر بن سعد خزرجی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہیں۔ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدمت کی اور آپؐ کی نصرت و تائید کی وہ دنیاوی اغراض سے نہیں کی تھی اور نہ اس لیے کی تھی کہ ہمیں آپ کے بعد حکومت ملے بلکہ ہم نے خدا تعالیٰ کیلئے کی تھی۔ پس حق کا سوال نہیں ہے کہ ہمارا حق ہے امیر بنے یا ہم میں سے خلیفہ بنے بلکہ سوال اسلام کی ضرورت کا ہے اور اس لحاظ سے مہاجرین میں سے ہی امیر مقرر ہونا چاہیے کیونکہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لمبی صحبت پائی ہے۔ اس پر کچھ دیر تک اَور بحث ہوتی رہی مگر آخر آدھ پون گھنٹے کے بعد لوگوں کی رائے اسی طرف ہوتی چلی گئی کہ مہاجرین میں سے کسی کو خلیفہ مقرر کرنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعُبیدہؓ کو اس منصب کیلئے پیش کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے پھر خود پیش کیا کہ یا حضرت عمرؓ ہیں یا حضرت ابوعُبیدہؓ ہیں ان دونوں میں سے کسی کی بیعت کر لینی چاہیے مگر دونوں نے انکار کیا اور کہا کہ جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیماری کے دنوں میں نماز کا امام بنایا تھا اور

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5؍مئی 2017)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍اپریل 2015)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔پی)

جوسب مہاجرین میں سے بہتر ہے ہم تو اس کی بیعت کریں گے۔

جب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کا اور حضرت ابوعُبیدہؓ کا نام خلافت کیلئے پیش کیا تو اس پہ حضرت عمرؓ نے خود جو بیان کیا ہے، جو پچھلا تسلسل چل رہا تھا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس بات کے سوا جیسا کہ انہوں نے کہا ناں کہ حضرت ابوبکرؓ نے یہ بڑی اعلیٰ تقریر کی اس میں یہ باتیں بھی ہوئیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ساری باتیں بڑی اعلیٰ تھیں لیکن اس بات کے سوا میں نے اَور کوئی بات ناپسند نہیں کی جو انہوں نے کہی یعنی کہ حضرت عمرؓ کا نام پیش کیا یا حضرت ابوعبیدہؓ کا نام پیش کیا۔ آپؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! یہ حال تھا جب حضرت ابوبکرؓ نے میرا نام پیش کیا کہ اگر مجھے آگے بڑھا کر میری گردن اڑا دی جاتی تا کہ یہ موت مجھے کسی گناہ کے قریب نہ پھٹکنے دے تو مجھے یہ بات اس سے زیادہ پسند تھی کہ میں ایسی قوم کا امیر بنوں جس میں ابوبکرؓ ہوں یعنی ان کا مقام ایسا ہے کہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اس وقت مجھے حضرت ابوبکرؓ کی موجودگی میں امیر بنا دیا جائے تو میں نے اس کو ناپسند کیا۔ باقی تقریر بہت اعلیٰ تھی۔

بہرحال حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے جب کہا کہ جو مہاجرین میں سے سب سے بہتر ہے ہم اس کی بیعت کریں گے تو مطلب یہ تھا کہ اس منصب کیلئے حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ کر اور کوئی شخص نہیں۔ چنانچہ اس پر حضرت ابوبکرؓ کی بیعت شروع ہوگئی۔ پہلے حضرت عمرؓ نے بیعت کی۔ پھر حضرت ابوعبیدہؓ نے بیعت کی۔ پھر بشیر بن سعد خزرجی نے بیعت کی اور پھر اوس اور پھر خزرج کے دوسرے لوگوں نے اور اس قدر جوش اس وقت پیدا ہوا کہ سعد جو بیمار تھے اور اٹھ نہ سکتے تھے۔ ان کی قوم ان کو روندتی ہوئی آگے بڑھ کر بیعت کرتی تھی۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں سعدؓ اور حضرت علیؓ کے سوا سب نے بیعت کر لی۔ حتّٰی کہ سعدؓ کے اپنے بیٹے نے بھی بیعت کر لی۔ حضرت علیؓ نے کچھ دنوں بعد بیعت کی۔ چنانچہ بعض روایات میں تین دن آتے ہیں اور بعض روایات میں یہ ذکر آتا ہے کہ آپؓ نے چھ ماہ کے بعد بیعت کی تھی۔ چھے ماہ والی روایت میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی تیمارداری میں مصروفیت کی وجہ سے آپ حضرت ابوبکرؓ کی بیعت نہ کر سکے اور جب آپؓ بیعت کرنے کیلئے آئے تو آپؓ نے یہ معذرت بھی کی کہ چونکہ فاطمہؓ بیمار تھیں اس لیے بیعت میں مجھے دیر ہوگئی ہے۔

(ماخوذ از خلافت راشدہ صفحہ 39 تا 42، انوار العلوم جلد 15)

بہرحال اس وقت سب نے بیعت کی۔

حضرت عُروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر روئے اور انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم یہ چاہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مرجاتے۔ ہمیں اندیشہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتنہ میں نہ پڑ جائیں۔ حضرت معنؓ صحابی جن کا ذکر ہو رہا ہے انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں چاہتا تھا۔ لوگ تو یہ کہہ رہے تھے کہ ہم پہلے مرجاتے لیکن حضرت معنؓ نے کہا نہیں۔ میں نہیں یہ چاہتا تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مرجاتا۔ کیوں؟ اس لیے کہ میں جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسی طرح تصدیق نہ کرلوں جیسا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 244-245 معن بن عدی دار الاحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

جس طرح میں نے آپؐ کو نبی مانا تھا اسی طرح وفات کے بعد بھی اس بات کی تصدیق نہ کرلوں کہ خلافت راشدہ کا وہی نظام جس کی پیش گوئی آپؐ نے فرمائی تھی وہ جاری ہو چکا ہے اور اسی کو جاری رکھنا ہے اور منافقین اور مرتدین کے جال میں نہیں آنا۔

ولادت

خاکسار کے بھانجے مکرم سیّد عبد الہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ احمد آباد، صوبہ گجرات کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 24 اگست 2019 کو دو بیٹیوں عطیۃ الغالب اور فوزیہ ہادی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام سیّد تاشف احمد مقیت تجویز فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ عزیزم تاشف احمد مکرم سیّد عبد النقی صاحب آف برہ پورہ، بھاگلپور صوبہ بہار کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر نصیر الدین قمر صاحب آف قادیان کا نواسہ اور مکرم مستری محمد دین صاحب مرحوم درویش قادیان کا پڑنواسہ ہے۔ بچے کی صحت وتندرستی، نیک صالح وخادم دین ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(وحید الدین شمس، نائب ناظم جائداد قادیان)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

پس یہی وہ ایمان کا معیار ہے جسے ہر احمدی کو بھی اپنے اندر قائم کرنا چاہیے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت معنؓ حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتدین اور باغیوں کی سرکوبی میں شامل تھے اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے دو سو گھڑسواروں کے ہم راہ حضرت معنؓ کو یمامہ کی طرف بطور ہراول دستے کے بھیجا تھا۔ (الاصابۃ فی تمیز الصحابہ جلد 6 صفحہ 151 معن بن عدی، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معنؓ کا حضرت زید بن خطّابؓ کے ساتھ عقدِ مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ ان دونوں اصحاب نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں جنگِ یمامہ میں 12 ہجری میں شہادت پائی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 244 معن بن عدی دار الاحیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو بھی نبوت کے مقام کو پہچاننے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا تعلق پیدا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9792: مَیں نور نہار خاتون زوجہ مکرم محمد بلال علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال تاریخ بیعت 2010، ساکن بھاگرا ماری ضلع نل باڑی صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 رجون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 کنگن وزن 5 آنہ 22 کیریٹ، حق مہر -/6000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر الدین — الامۃ: نور نہار خاتون — گواہ: اے۔ایچ۔خالد

مسل نمبر 9793: مَیں بلال علی ولد مکرم جلال الدین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 49 سال تاریخ بیعت 1989، ساکن بھانگنا ماری ضلع نل باڑی صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 رجون 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر الدین — العبد: محمد بلال علی — گواہ: اے۔ایچ۔خالد

مسل نمبر 9794: مَیں حسین محمد عزیز ولد مکرم عبد القادر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 43 سال تاریخ بیعت 1984، ساکن ہیلا پاکھری ڈاکخانہ بالا دماری چار ضلع گورل پارہ صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 رجون 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اسحاق علی — العبد: حسین محمد عزیز — گواہ: زین العابدین

مسل نمبر 9795: مَیں تہمینہ بیگم زوجہ مکرم زین العابدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن ہیلا پاکھری ڈاکخانہ بالا دماری چار ضلع گول پاڑہ صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 رجون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 7 آنہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی 5 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر الدین — الامۃ: تہمینہ بیگم — گواہ: افضل الرحمٰن

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18 ؍جنوری 2019 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عامر بن فہیرہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کی کنیت ابوعمرو تھی اور قبیلہ اَزْد سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عائشہؓ کے اخیافی بھائی طُفَیل بن عبداللہ بن سَخْبَرَہ کے غلام تھے۔ آپ رسول اللہؐ کے دارِارقم میں جانے سے قبل اسلام لا چکے تھے اور حضرت ابوبکرؓ کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد کافروں کی طرف سے آپ کو بڑی تکالیف پہنچائی گئیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے انہیں خرید کر آزاد کردیا۔ رسول اللہؐ نے ہجرت کے بعد حضرت عامر بن فُہَیرَہ اور حضرت حارث بن اوس بن مُعاذ کے درمیان مؤاخات قائم کروائی تھی۔ حضرت عامر بن فُہَیرَہ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اور بئرِ معونہ کے موقع پر چالیس سال کی عمر میں ان کی شہادت ہوئی۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے وقت حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عامر بن فہیرہ کے سپرد کیا ذمہ داری لگائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہجرت مدینہ کے وقت جب رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ غار ثور میں تھے تو آپؓ حضرت ابوبکر کی بکریاں چراتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے انہیں حکم دیا تھا کہ بکریاں ہمارے پاس لے آیا کرنا۔ آپ سارا دن بکریاں چراتے تھے اور شام کو حضرت ابوبکر کی بکریاں غار ثور کے قریب لے جاتے تھے۔ جب عبداللہ بن ابی بکر آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے پاس جاتے تو حضرت عامر بن فُہَیرَہ ان کے پیچھے پیچھے جاتے تھے تاکہ ان کے قدموں کے نشان مٹ جائیں۔

سوال حضرت عامر بن فہیرہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کب کی تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکر غار ثور سے نکل کر مدینہ کو روانہ ہوئے تو اس وقت حضرت عامر بن فُہَیرَہ نے بھی ان کے ساتھ ہجرت کی۔ حضرت ابوبکر نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا۔ اس وقت ان کو راستہ دکھانے والا بَنُو الدِّیل کا ایک مشرک شخص تھا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہجرت کا اذن ہوا تو سب سے پہلے آپؐ نے اس کی خبر کس کو دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کسی نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ رسول اللہؐ اپنے سر پر کپڑا اوڑھے ہوئے آرہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت ابوبکر نے اجازت دی۔ آپؐ اندر آئے اور فرمایا کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

سوال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو ہجرت کی خبر دی تو حضرت ابوبکر نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیا گزارش کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیئے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہاں تم بھی میرے ساتھ چلو۔ پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! میری ان دو سواری کی اونٹنیوں میں سے ایک آپؐ لے لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں قیمتاً لوں گا۔

سوال حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غار ثور پہنچنے اور مدینہ ہجرت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکر ثور پہاڑ کے ایک غار میں جا پہنچے اور اس میں تین راتیں چھپے رہے۔ حضرت عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں کے پاس جا کر رات ٹھہرتے اور اندھیرے میں ہی ان کے پاس سے چلے آتے تھے۔ آپ مکہ میں سارا دن رہتے اور کفار کے جو بھی منصوبے ہوتے وہ شام کو آپ کو بتایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر کا غلام عامر بن فُہَیرَہ وہاں بکریاں چراتا رہتا اور عشاء کے وقت وہ بکری آپؐ کے پاس لے آتا اور آپ دونوں تازہ دودھ پی کر رات گزارتے۔ رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکر نے بنودیل کے قبیلے کے ایک شخص کو راستہ بتانے کیلئے اجرت پر رکھ لیا تھا اور اس سے یہ وعدہ ٹھہرایا کہ وہ تین دن کے بعد صبح کے وقت انکی اونٹنیاں لے کر غار ثور پر پہنچے گا۔ عامر بن فُہَیرَہ اور رہبر ان دونوں کے ساتھ چلے۔ وہ رہبر اِن تینوں کو سمندر کے کنارے کے راستے سے لے کر چلا گیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت کے وقت راستے میں کس سے ملاقات ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابن شہاب کی روایت ہے کہ عروۃ بن زبیر نے مجھے بتایا کہ رسول اللہؐ راستہ میں حضرت زبیرؓ سے ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے تجارت کر کے واپس آرہے تھے۔ حضرت زبیرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو سفید کپڑے پہنائے۔

سوال حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچنے کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مدینہ میں مسلمانوں نے سن لیا کہ رسول اللہؐ مکہ سے نکل پڑے ہیں۔ وہ ہر صبح حَرَّہ میدان تک جایا کرتے تھے اور وہاں آپؐ کا انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی انہیں لوٹا دیتی تھی۔ ایک دن بہت دیر انتظار کرنے کے بعد جو لَوٹے تو ایک یہودی شخص اپنے ایک محل پر کچھ دیکھنے کیلئے چڑھا تو اس نے رسول اللہؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کو دیکھ لیا اور وہ بے اختیار بول اٹھا۔ اے عرب کے لوگو! کہ یہ تمہارا وہ سردار ہے جس کا تم انتظار کر رہے ہو۔ یہ سنتے ہی مسلمان اٹھ کر اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکے اور حرۃ کے میدان میں رسول اللہؐ کا استقبال کیا۔

سوال مدینہ کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح پہچانا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مدینہ پہنچ کر حضرت ابوبکرؓ لوگوں سے ملنے کیلئے کھڑے ہوئے اور رسول اللہؐ خاموش بیٹھے رہے۔ اور انصار میں سے وہ لوگ جنہوں نے رسول اللہؐ کو نہیں دیکھا تھا آئے اور حضرت ابوبکر کو سلام کرنے لگے یہاں تک کہ دھوپ رسول اللہؐ پر پڑنے لگی اور جو ذرا سایہ تھا وہ پرے ہٹ گیا تو حضرت ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے آنحضرتؐ پر اپنی چادر سے سایہ کیا۔ اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہچانا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی بنانے کے لیے کون سی جگہ پسند فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپؐ کے ساتھ پیدل چلنے لگے اور وہ مدینہ میں وہاں جا کر بیٹھی جہاں اب مسجد نبویؐ ہے۔ ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے اور وہ سہیل اور سہل دو یتیم بچوں کے کھجوریں سکھانے کی جگہ تھی۔ یہ بچے حضرت سعد بن زُرارَہ کی پرورش میں تھے۔ جب آپؐ کی اونٹنی نے آپؐ کو وہاں بٹھا دیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو یہیں ہماری قیامگاہ ہوگی۔ پھر رسول اللہؐ نے ان دو لڑکوں کو بلایا اور ان سے اس جگہ کی قیمت دریافت کی تا اسے مسجد بنائیں تو ان دونوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپؐ کو یہ زمین مفت دیتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان سے یہ زمین مفت لینے سے انکار کیا اور اسے ان سے خریدا اور پھر مسجد بنائی۔

سوال مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا اشعار پڑھتے جاتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اور رسول اللہؐ اس مسجد کے بنانے کیلئے لوگوں کے ساتھ اینٹیں ڈھونے لگے اور ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے: ھٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَیْبَرَ ٭ ھٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْھَرَ کہ یہ بوجھ خیبر کے بوجھ جیسا نہیں بلکہ اے ہمارے رب! یہ بوجھ بہت بھلا اور پاکیزہ ہے۔ نیز فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَۃ٭ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃ کہ اے اللہ اصل ثواب تو آخرت کا ثواب ہے۔ اس لئے تُو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔ یہ بھی بخاری کی روایت ہے۔

سوال جب عامر بن فُہَیرَہ نے آنحضرتؐ کے ارشاد پر سراقہ بن مالک کو امن کا پروانہ لکھ کر دیا تو آپؐ نے سراقہ سے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب عامر بن فُہَیرَہ نے حضورؐ کے ارشاد پر امن کا پروانہ لکھ دیا اور سُراقہ کو امن کا پروانہ دیا تو اس وقت جب سُراقہ لوٹنے لگا تو معاً اللہ تعالیٰ نے سُراقہ کے آئندہ حالات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیب سے ظاہر فرما دیئے۔ آپؐ نے اسے فرمایا۔ سُراقہ! اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ سُراقہ نے حیران ہو کر پوچھا، کسریٰ بن ہُرمُز شہنشاہِ ایران کے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! آپؐ کی یہ پیشگوئی کوئی سولہ سترہ سال کے بعد جا کر لفظ بہ لفظ پوری ہوئی۔

سوال جب آنحضرتؐ کے صحابہ مدینہ جا کر بیمار ہو گئے تو آپؐ نے ان کے لیے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا اور یہ دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَبَّبْتَ اِلَیْنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا وَ فِیْ مُدِّھَا وَانْقُلْ وَبَاءَھَا اِلَی مَھْیَعَۃَ۔ اے اللہ! مدینہ کو ہمیں ایسا ہی پیارا بنا دے جیسا کہ تُو نے مکہ کو ہمارے لئے محبوب بنایا تھا یا اس سے بھی بڑھ کر۔ اے اللہ ہمارے لئے اس کے صاع میں اور اسکے مدّ میں برکت ڈال دے اور مدینہ کو ہمارے لئے صحت مند مقام بنا دے اور اس کی وباء کو مَھْیَعَہ مقام کی طرف منتقل کردے یعنی ہم سے دور لے جا۔

سوال حضور انور نے حضرت عامر بن فہیرہ کی شہادت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عامر بن فُہَیرَہ بئرِ معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے۔ جب حضرت عَمرِو بن اُمَیَّہ ضَمَرِیْ قید کئے گئے تو عامِر بن طُفَیل نے ان سے پوچھا یہ کون ہے؟ اور اس نے ایک مقتول کی طرف اشارہ کیا تو عمرو بن امیہ نے جواب دیا کہ یہ عامر بن فُہَیرَہ ہے۔ عامِر بن طُفَیل نے کہا کہ میں نے دیکھا یعنی عامر بن فُہَیرَہ کو دیکھا کہ وہ قتل کیے جانے کے بعد آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں یہاں تک کہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آسمان ان کے اور زمین کے درمیان ہے۔ پھر وہ زمین پر اُتارے گئے۔ حضور انور نے فرمایا: نبی کریمؐ کو ان کی خبر پہنچی اور آپؐ نے ان کے قتل کیے جانے کی خبر صحابہ کو دی اور فرمایا تمہارے ساتھی شہید ہوگئے ہیں اور انہوں نے اپنے ربّ سے دعا کی ہے کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے متعلق ہمارے بھائیوں کو بتا کہ ہم تجھ سے خوش ہو گئے اور تُو ہم سے خوش ہو گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بتا دیا۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

Mob: 9647960851 9082768330

طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ

(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔بنگال)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (جولائی 2019)

یوں محسوس ہوا کہ یہ شخص کسی اور جہاں کا ہے ☆ آپ میں اللہ تعالیٰ کی ذات نظر آتی ہے

حضور انور کا خطاب بہت ہی پُر اثر تھا اور ماحول پُر امن تھا اور یوں محسوس ہوا کہ یہ شخص کسی اور جہاں کا ہے، حضور ایک والد کی مانند ہیں اور اپنے ساتھ ایک نور لئے ہوئے ہیں

آپ بہت ہی ذہین و عقلمند و سمجھدار شخصیت ہیں، آپ کے اٹھنے اور بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ کی ذات نظر آتی ہے اور اسی طرح آپ آنے والے وقت کے متعلق بہت غور و فکر کرتے ہیں

امام جماعت احمدیہ کی گفتگو کو جو طاقت ان کی متحمل اور پرتاثیر شخصیت سے ملتی ہے وہ میں نے اور کہیں نہیں دیکھی، ان کا چہرہ ان کی بات کی سچائی پر دلیل تھا
انہوں نے دنیا کی لیڈرشپ پر واضح کیا ہے کہ دیر پا امن عالم خوف خدا سے منسلک ہے، میں چاہتی ہوں کہ عام افراد سے لیکر اداروں کے سربراہان اور حکومتی اراکین اور کارپوریٹ سیکٹر کے فیصلہ سازوں تک یہ پیغام پہنچنا چاہئے کیونکہ انسانیت کی وسیع تر بہبود کیلئے اسکا گلوبل لیول پر ادراک عام ہونا بہت ضروری ہے

امام جماعت احمدیہ نے دنیا کے مجموعی خطرات کا تفصیلی تجزیہ پیش کیا مگر ایک مذہبی سربراہ کے طور پر خود کو ان چیزوں سے الگ اور باہر رکھا اور
خطرات کی نشاندہی ضرور کی مگر نہ تو کسی کا نام لیا اور نہ ہی دوران گفتگو ان کے لب ولہجہ سے کسی طرف خاص جھکاؤ کا تاثر مل رہا تھا
ان کی نصیحت کا انداز پُر در د تنبیہ کا تھا نہ کہ ذاتی پسند ناپسند کا۔ ذاتی جھکاؤ کا ادنیٰ سا شائبہ بھی آپ کی گفتگو سے نہیں ملا اور مذہبی سربراہ کا یہی مقام ہوتا ہے کہ وہ نصیحت کرے اور توجہ دلائے مگر ذاتی جھکاؤ سے بالاتر ہو کر، اس لحاظ سے میں خلیفہ کی گفتگو میں پائی جانے والی سیاسی وسماجی بصیرت اور تاثیر کا قائل ہو کر جا رہا ہوں

آج جب میں نے خلیفہ کی تقریر سنی تو مجھے ہر ایک لفظ میں امن ہی امن نظر آیا، خلیفہ بہت نیک وجود ہیں، اگر کوئی احمدی نہ بھی ہو تب بھی یہی لگتا ہے کہ
آپ خدا کی طرف سے ہیں، جو بھی آپ کہتے ہیں وہ ہمارے ہی فائدہ کیلئے ہے اور آپ بڑی دلیری سے سچائی بیان کرتے ہیں
آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب مسئلہ نہیں بلکہ مسائل کا حل ہے، میں بہت متاثر ہوئی ہوں اور اس موقع کو کبھی بھلا نہیں پاؤں گی

میں سمجھتی ہوں کہ تمام دنیا میں آپ اسلام کے بہترین نمائندہ ہیں
آپ وہ شخصیت ہیں جو لوگوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کر دیں گے اور اس بات پر لوگوں کو یقین دلا دیں گے کہ اسلام امن کا مذہب ہے

آپ نے سیاسی معاملات پر اس طرح روشنی ڈالی ہے جس طرح بہترین تجزیہ کار بھی نہیں کر پاتے
یہی کہنا چاہتی ہوں کہ خلیفہ بہت عظیم شخصیت ہیں اور مَیں ان کی عظمت کی قائل ہو گئی ہوں

آپ بہت ہی اعلیٰ شخصیت کے مالک ہیں، آپ کی اس سال کی تقریر تو گزشتہ سال سے بھی زیادہ طاقتور تھی
دوسرے لوگ سیاستدانوں کی طرح باتیں کرتے ہیں، وہ صرف اپنے سامعین کو خوش کرنا چاہتے ہیں
تاہم خلیفہ کا مقصد ہی کچھ اور ہے اور آپ کا مقصد صرف اور صرف سچ بولنا ہے، آپ حقیقی علمی شخصیت ہیں، جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ خلیفہ کی جرأت تھی
آپ نے جس طرح امریکہ، روس، چین، اسرائیل اور تمام بڑی طاقتوں کی بات کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ ناانصافی سے کام لے رہے ہیں، یہ باتیں کوئی عام شخص نہیں کر سکتا

چند سال قبل میری والدہ نے احمدیت قبول کی تھی، آج حضور کو دیکھنے اور حضور کا خطاب سننے سے میرے تمام خدشات دُور ہو گئے ہیں
مجھے آپ کے وجود سے نور نکلتا محسوس ہوا، میری والدہ بہت خوش ہوں گی کیونکہ اب مجھے یہ احساس بہت شدت سے ہونے لگا ہے کہ مجھے احمدی ہو جانا چاہئے

حضور انور کا خطاب سننے کے بعد مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

(مورخہ 6؍جولائی 2019 بروز ہفتہ)

بقیہ رپورٹ

غیر احمدی عرب مہمانان کی حضور سے ملاقات

آج شام پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے وفود کی ملاقات کا پروگرام تھا۔ 8 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ملاقات ہال میں تشریف لائے اور سب سے قبل بعض خاص عرب مہمانوں پر مشتمل ایک گروپ نے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس گروپ میں سیاستدان، عرب علما، صحافی اور مختلف حکومتی اداروں کے نمائندے شامل تھے۔

یہ گروپ گیارہ احباب پر مشتمل تھا جسکے سربراہ محمد الحبش صاحب تھے۔ موصوف اسلامی سکالر ہیں اور سیرین پارلیمنٹ کے ممبر رہے ہیں۔ اور سیریا کے مشہور اماموں میں سے ہیں۔ اس وقت ابوظہبی یونیورسٹی میں پروفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ نیز مصر، ساؤتھ افریقہ، سویٹزرلینڈ، ابوظہبی اور مالٹا میں مختلف اداروں، کمیٹیوں کے ایڈوائزر اور ممبر ہیں۔ موصوف محمد الحبش صاحب کی اہلیہ عاصمہ کفتار صاحبہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ موصوفہ سیریا کے مشہور مفتی Ahiyad Kaftarou کی صاحبزادی ہیں۔ اسکے علاوہ محمد سلاما Halaiqah بھی اس وفد میں شامل تھے۔ موصوف اردن میں منسٹر آف اسٹیٹ، منسٹر آف انڈسٹری اینڈ ٹریڈ، اور منسٹر آف نیشنل اکانومی رہ چکے ہیں۔ اسی طرح ڈپٹی پرائم منسٹر فار اکانومک افیئرز بھی رہ چکے ہیں۔ آج کل حکومتی سطح پر مختلف اداروں کے چیئرمین اور ممبر ہیں۔

ایک مہمان مروان فاؤری صاحب تھے جو اردن کے پرائم منسٹر کے ایڈوائزر ہیں۔ اسی طرح عمان کے میئر کے بھی ایڈوائزر ہیں۔

اس گروپ کے ایک ممبر احمد Alromoh صاحب آسٹریا سے آئے تھے۔ موصوف اسلامک سکالر ہیں اور ڈائریکٹر ان مڈل ایسٹ سٹڈیز ہیں۔

ایک دوست محمد نفیشہ صاحب بھی شامل تھے۔ موصوف اسلامک سکالر ہیں۔

ولید Falion صاحب جرمنی میں مقیم ہیں۔ موصوف سیریا کے صدر مملکت کے ایڈوائزر رہے ہیں۔

سلیمان الحمود صاحب آسٹریا سے آئے تھے اور اس گروپ میں شامل تھے۔ یہ بھی اسلامک سکالر ہیں۔

محمد زاہد گل ترکی سے آئے تھے۔ موصوف جرنلسٹ ہیں اور ایک ترک اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ مختلف عربک چینلز پر عربک سپوکس پرسن بھی ہیں۔

ایک مہمان ڈاکٹر ہشام صاحب تھے جو یو این او جینوا (سویٹزر لینڈ) میں ہیومن رائٹس کمیٹی کے صدر ہیں۔

جرمنی سے ایک عرب ڈاکٹر AbedAlsalam Dwyhi بھی شامل تھے جو کہ چائلڈ سپیشلسٹ ہیں۔

اس وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور حضور انور کی خدمت میں اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں جماعت احمدیہ سے مل کر اور ان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ بہت سے امور کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کا موقع ملا۔ نیز مختلف موضوعات پر جماعت کے بارہ میں ہمارے علم میں اضافہ ہوا ہے۔ وفد کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔

وفد کے مختلف ممبران نے حضور انور کے غیر مسلم مہمانوں سے خطاب کی بہت تعریف کی اور کہا کہ اس میں ہمارے بہت سے سوالوں کا جواب آگیا ہے۔ وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تجویز پیش کی کہ ہمیں بعض اسلامی اداروں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے بائیکاٹ کا بہت دکھ ہے جسکی بنا پر فتاویٰ تکفیر صادر ہوئے۔ اس بارہ میں اپنا شرعی اور اخلاقی فرض سمجھتے ہوئے یہ تجویز پیش کرنا چاہتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت کے افراد کے ساتھ دیگر اسلامی فرقوں کے افراد کی ملاقات کرائی جائے جسکا ہدف تکفیر کے فتاویٰ کو ختم کر کے باہمی احترام وتعاون پر مشتمل نئے دور کا آغاز کرنا ہے۔ اس کیلئے اہل سنت جماعت کے بعض علما اور جماعت احمدیہ کے علما کے مابین گفتگو کا انتظام کیا جائے جسکے بعد ایک ایسے مشترکہ اعلامیہ تک پہنچنا ہے جو سب کیلئے قابل قبول ہو اور بنیادی مشترکہ عقائد پر اتحاد ہو۔ نیز یہ بھی تجویز ہے کہ یہ کانفرنس عمان یا قاہرہ یا استنبول میں منعقد کی جائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا آپ نے شیعہ حضرات کو اس میں رکھا ہے۔ وفد کے سربراہ نے کہا کہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان کو بھی شامل کریں بلکہ دیگر بھی سب فرقوں کو شامل کریں۔ سب کی نمائندگی ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرے جو آپ علما کی گفتگو کروانا چاہتے ہیں اس سے مراد اگر مناظرہ ہے تو پھر کامیابی مشکل ہے۔ ہاں اگر ہر ایک فرقہ کو صرف اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا جائے اور دوسروں پر تنقید یا ان کے ساتھ مناظرہ کرنا مقصد نہ ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ اگر مناظرہ ہے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں اگر یہ جاننا ہے کہ احمدیت کیا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

اس پر وفد نے کہا کہ ہمارا مقصد یہی ہے کہ ہر ایک اپنا نقطہ نظر پیش کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو اپنی کوششوں کا محور یہ بنانا چاہئے کہ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہے یا خود کو مسلمان کہتا ہے کسی دوسرے کو اسے کافر کہنے کا کوئی اختیار نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے کہ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ کہ دوسرے مذاہب کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ آئیں اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ ہمارا خدا ایک ہے۔ تو مسلمان آپس میں کیوں نہیں اکٹھے ہو سکتے جبکہ ہم سب کا ایک خدا ہے۔ ایک نبی ہے اور ایک قرآن ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کا جو آئیڈیا ہے آپ کے جو جذبات ہیں اس سے میں خوش ہوں لیکن یہ مشکل کام ہے۔ آپ کو اپوزیشن کا سامنا کرنا پڑے گا۔ عرب مسلمان فرقوں کو اکٹھا کرنا ہے تو اس کیلئے پولیٹکل ویلیو ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمانوں کے مختلف فرقے ہیں لیکن سب مسلمان ہونے کے باوجود بھی ایک نہیں ہیں۔ سب کا کلمہ ایک ہے نبی ایک ہے قرآن ایک ہے لیکن پھر بھی ایک نہیں بنتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض کہتے ہیں کہ ہمارا قرآن مختلف ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ایک ہی قرآن ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دنیا میں ہم واحد کمیونٹی ہیں جنہوں نے قرآن کریم کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا ہے اور یہ سب اوپن ہے۔ ہمارے عقائد ہر ایک جانتا ہے۔ سب کو پتا ہے۔ ہمارا سب کچھ کھلا ہے۔ قرآن کریم کی بعض آیات کی تشریح میں فرق ہے۔ ہماری اور ہے۔ آپ کی اور ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں جو ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اس میں لکھا ہے For the purpose of law and constitution you are not Muslim یعنی قانون اور آئین کے مقاصد کو حل کرنے کے لیے آپ کو not muslim کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث کی بنا پر نہیں کہتے بلکہ قانون اور آئین کی وجہ سے غیر مسلم سمجھتے ہیں۔

وفد کے ممبران نے درخواست کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی طرف سے کوئی نمائندہ مقرر فرما دیں جس کے ساتھ بیٹھ کر ہم اگلے مرحلہ کے لیے بات چیت کر سکیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر امت واحدہ نہیں بنتی تو آپ جو بھی کر لیں اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ باقی آپ کی جو بھی تجویز ہے اور جو بھی پروگرام ہے وہ لکھ کر بھجوا دیں تو پھر میں بتاؤں گا کہ کیا کرنا چاہئے اور کیا strategy ہونی چاہئے۔

ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور انور کے ایڈریس میں القدس کے حوالہ سے بات نہیں ہوئی۔ وہاں پر فلسطینیوں کی شخصیت کو بھی ختم کیا جا رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم نے تو سب سے پہلے فلسطینیوں کے حق میں آواز اٹھائی تھی۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے ان کے قضیہ کا دفاع کیا تھا۔ دراصل مسلمان خود متحد نہیں ہیں۔ غیر حکومتوں سے مدد لے کر اپنے مسلمان ممالک کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ جب یہ بڑی طاقتوں سے مدد لیتے ہیں تو پھر وہ طاقتیں اپنی بات منواتی ہیں۔ مسلمانوں کی کوئی مجموعی قوت نہیں ہے۔ پھر حضور انور نے فرمایا: ہم افریقہ میں آپ لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ آپ کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں۔ افریقہ میں ہم میڈیکل کیمپس کا انعقاد کرتے ہیں۔ اسی طرح شعبہ تعلیم، سولر انرجی، صاف پانی کا حصول اور بعض دیہاتوں کا انتخاب کر کے ان کو ڈیولپ کر رہے ہیں۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سے پراجکٹ اور کام ہیں جو جاری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم تو ہمیشہ کیلئے اوپن ہیں۔ آپ بھی اگر اوپن ہیں تو ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

وفد میں شامل ایک خاتون نے کہا کہ حضور انور کا عورتوں میں خطاب بہت زبردست تھا جس میں حضور انور نے عورت اور مرد کے شانہ بشانہ تعلیم و تربیت کے کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ اس بنا پر میں امید کرتی ہوں کہ اگلے سال عورتوں کو مردوں میں خطاب کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عورتوں کے خطاب عورتوں میں ہوتے ہیں۔ ہم قرآن و سنت کے مطابق عورتوں کے تمام حقوق کا ذکر کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اگر آپ کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے صحابہ کو نصف دین سکھانے سے ہے تو انہوں نے نصف دین حجاب کے پیچھے رہ کر سکھایا تھا۔

اس وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 8 بجکر 55 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جارجیا سے آنے والے مہمانان کی حضور سے ملاقات

بعد ازاں ملک جارجیا سے آنے والے ممبران پارلیمنٹ اور بعض آفیشلز نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ اس وفد کی تعداد پانچ تھی جن میں Giorgi Gabashvili (ممبر پارلیمنٹ) Mr Sergo Ratiani (ممبر پارلیمنٹ) Mr Beka Mindiashvili (جو کہ Head of tolerence and diversity centre ہیں) Mr George Ugulava (یہ یورپین جارجیا پارٹی کے سیکرٹری جنرل ہیں) اور پریس سپیکر یورپین جارجیا پارٹی Mr Irakli Kiknavelidze شامل تھے۔

اس وفد کے ساتھ ملکی سیاست کے حوالہ سے مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا آپ کا ملک ایک پرامن ملک ہے تو آپ ٹورازم کو ڈویلپ کیوں نہیں کرتے۔ اس سے آپ کی اکنامک صورت حال بہتر ہوگی۔

مبلغ سلسلہ جارجیا نے بتایا کہ جب حضور انور جلسہ میں غیر مسلم اور غیر احمدی مہمانوں کے ساتھ خطاب فرما رہے تھے تو ممبر پارلیمنٹ sergio rathiani تقریر کے دوران بار بار مجھے اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ کیا ہی عمدہ تقریر ہے۔ خلیفۃ المسیح نے to the point بات کی ہے۔ کہنے لگے کہ ایسی تقریر بہت کم سننے میں ملتی ہے۔

ملاقات میں جب حضور انور نے جارجیا کے بارہ میں گفتگو فرمائی تو بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے چھوٹے سے ملک جارجیا کے بارے میں خلیفۃ المسیح کو غیر معمولی علم ہے۔

ملاقات کا یہ پروگرام 9 بجکر 10 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

عرب مہمانان کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق عرب ممالک سے آنے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ عربوں کی ملاقات کا انتظام ایک بڑے ہال میں کیا گیا تھا۔ عرب مرد و خواتین کی تعداد 350 کے لگ بھگ تھی۔ ان میں غیر احمدی افراد کی تعداد 120 تھی۔ جرمنی کے علاوہ یہ عرب احباب ہالینڈ آسٹریا، ناروے، سویڈن، فرانس،

کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 344)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

سپین اور اٹلی سے آئے تھے۔ مختلف احباب نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب پر فضل فرمائے۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں جلسہ کی مبارک باد دینا چاہتی ہوں میری دعا ہے کہ لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہوں۔ میری بیٹی نے قصیدہ حفظ کیا ہے وہ سنانا چاہتی ہے۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا، دو شعر سنا دیں۔ چنانچہ بچی نے نہایت رقت کے ساتھ قصیدہ پڑھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ماشاء اللہ بہت اچھا پڑھا ہے۔

☆ایک بچے نے ایک پینٹنگ بنائی تھی جو اس نے حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اپنی الیس اللہ والی انگوٹھی اس کے چہرہ پر لگائی اور اس نے حضور انور کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا۔ اس کی والدہ کی خوشی دیدنی تھی۔ جذبات سے مغلوب ہو کر رو رہی تھیں۔ یہ پینٹنگ ایک شخص کے سکیچ پر مشتمل تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچہ کو سمجھایا کہ کسی انسان کا سکیچ نہیں بنانا۔ آئندہ سے کسی جانور کا سکیچ بنایا کرو۔

☆ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں گزشتہ سال سے ایک امانت لیے پھر رہا ہوں۔ میری بہن نے مجھے حضور انور کو سلام پہنچانے کیلئے کہا تھا اس پر حضور انور نے فرمایا وعلیکم السلام۔ موصوف نے عرض کیا کہ مجھے بلڈ پریشر کی بیماری ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا صبح اٹھ کر دو میل دوڑ لگاؤ اور دو گلاس پانی بھی پیا کرو۔ کہنے لگا کہ کل مجھے ڈاکٹر نے چیک کیا ہے اور بتایا ہے کہ مجھے شوگر بھی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پانی پینے سے شوگر کو بھی آرام آئے گا۔

☆ایک خاتون نے عرض کیا کہ مجھے بیعت کئے ہوئے تین ماہ ہو گئے ہیں۔ میں نے گھر والوں کو ابھی تک نہیں بتایا۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری والدہ کہتی ہیں کہ ہم نے، گھر والوں نے بیعت کر لی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا انہیں آہستہ آہستہ حکمت کے ساتھ بتائیں۔ MTA کے ساتھ جوڑیں اور ان کو بتائیں کہ احمدیت کیا ہے، یہ احمدیوں کا چینل ہے یہ دیکھا کریں۔ اس طرح ان کو احمدیت کے بارہ میں پتا لگ جائے گا اور وہ مائل ہو جائیں گے۔ آہستہ آہستہ بتاتی رہیں۔

☆ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے ایریا میں اگر احمدی ایک جگہ اکٹھے ہیں تو سب مل کر گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ آپ کے گھر میں یا کسی دوسرے کے گھر میں جہاں بھی انتظام ہو سکتا ہو۔

☆ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں سیرین ہوں اور ناروے سے آیا ہوں، میں نے تین دفعہ خواب میں دیکھا ہے کہ میں حضور سے معانقہ کر رہا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا انفرادی ملاقات میں خواہش پوری ہو جائے گی۔ پھر فرمایا واپس جاتے ہوئے دیکھ لوں گا۔

☆ایک دوست نے حضور انور کا عربوں کیلئے خدمات پر اور MTA العربیہ 3 کے اجراء پر شکریہ ادا کیا۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ MTA دیکھتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ میں احمدی ہونے سے قبل 24 گھنٹے MTA دیکھتا تھا۔ اس وجہ سے میری نیند بھی پوری نہیں ہوتی تھی اور میں نماز بھی جلدی جلدی ادا کرتا تھا تا کہ پھر MTA دیکھنے کا سلسلہ جاری رکھ سکوں۔

☆ایک یمنی دوست نے سوال کیا کہ حضور انور نے تیسری عالمی جنگ کا ذکر فرمایا ہے کیا اسلام اس جنگ کے بعد پھیلے گا یا پہلے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کی جو صحیح اور حقیقی تعلیم پیش کرتی ہے اسکا دنیا کو پتا لگنا چاہئے تا جب جنگ کے حالات پیدا ہوں تو لوگوں کو یاد آ جائے کہ کوئی لوگ اس صحیح راستے کی طرف بھی بُلا رہے تھے۔ باقی جو خدا تعالیٰ کے حقوق ادا نہیں کرتے وہ بہر حال اس جنگ سے متاثر ہوں گے۔ جب آپ اسلام کی اصل تعلیم پیش کریں گے تو دنیا کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ جو اسلام ملّاں پیش کر رہا ہے یا مختلف فرقے پیش کرتے ہیں وہ غلط ہے۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا ''مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں دین واحد پر جمع کرو'' پس جمع ہوں گے تو بچیں گے۔ حضور انور نے فرمایا ۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

حضور انور نے فرمایا ہر احمدی کا کام ہے کہ وہ اسلام کا حقیقی پیغام دنیا تک پہنچائے اور بتائے کہ امن کی اور نجات کی ایک ہی راہ ہے کہ خدا کی طرف لوٹو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرو، آپ کی بیعت میں آؤ۔ جس کو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں بھیجا ہے اس کے حصار میں آؤ۔

عرب احباب کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات 9 بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں جب حضور انور واپس جانے لگے تو فرمایا وہ نوجوان کہاں ہے جو معانقہ کرنا چاہتا تھا اس پر وہ نوجوان دوڑتا ہوا آیا اور حضور انور سے لپٹ گیا۔ حضور انور نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔ اس نے معانقہ بھی کیا، شرف مصافحہ بھی حاصل کیا اور ڈھیروں ڈھیر پیار بھی لیا بعد میں یہ نوجوان مسلسل روتا رہا اور اس کے ساتھیوں نے اسے سنبھالا دیا۔ کتنا خوش نصیب یہ نوجوان تھا جو چند ساعتوں میں برکتوں کے خزانے لے گیا۔

بعد ازاں حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب سے آج ہمیں اسلام کی اصل اور حقیقی پُر امن تعلیم کا علم ہوا ہے۔ ان مہمانوں میں سے چند ایک کے تاثرات ذیل میں درج ہیں۔

☆ جارجیا کے وفد میں شامل ایک خاتون حضور انور کا خطاب سننے کے بعد کہتی ہیں کہ میں اس بات پر یقین رکھتی ہوں کی حضور انور نہایت ذہین اور وسیع نظر انسان ہیں۔ آپ دُور اندیش ہیں اور اس کے مطابق آپ تیاری کرتے ہیں۔

☆ جرمنی سے Andreas Weisbrot جو کہ عیسائی پادری اور استاد ہیں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: خلیفہ کے خطاب نے مجھے حیران کر کے رکھ دیا۔ ایٹمی جنگ کے خطرہ کا مجھے اتنا احساس نہیں تھا۔ میرا ابھی یہی خیال ہے کہ ہم صرف اس وقت ترقی کر سکتے ہیں جب ہم سماجی اقدار اور امن کی طرف توجہ دیں اور مل کر امن کو تلاش کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اس مقصد کیلئے ہمیں ایک مضبوط معاشرہ کی ضرورت ہے جس میں ہم رواداری اور کثیر العقائد فضا کو قائم کریں اور اس میں مکالمہ بین المذاہب ایک بہت اہم حصہ ہے۔

☆ جرمنی کے علاقہ باڈ ہمبرگ سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان آخم ہولر صاحب نے بیان کیا کہ مجھے امام جماعت احمدیہ کا خطاب بہت ہی عمدہ لگا ہے۔ حضور نے بہترین رنگ میں دنیا کے سیاسی حالات پر روشنی ڈالی ہے اور اپنی جماعت کا بہت اچھا تعارف پیش کیا ہے۔

☆ لیٹویا کے ایک مہمان کھونگڑی اسونووہ صاحب بیان کرتے ہیں: حضور انور کے الفاظ بہت ہی خوبصورت اور حقیقت پر مبنی تھے۔ حضور کا چہرہ نور سے پُر نظر آ رہا تھا۔ کامل اتحاد، کامل محبت اور بہت ہی اچھا دوستانہ رویہ اس جلسہ پر دیکھنے کو ملا۔ مجھے یہ بات بھی بہت پسند آئی کہ کثرت سے مختلف ممالک کے لوگ جلسہ میں شامل ہوئے۔

☆ کرتشی صاحب جن کا تعلق مقدونیہ سے ہے بیان کرتے ہیں: حضور انور کا خطاب بہت ہی پُر اثر تھا اور اسی طرح ماحول پُر امن تھا اور یوں محسوس ہوا کہ یہ شخص کسی اور جہاں کا ہے۔ حضور ایک والد کی مانند ہیں اور اپنے ساتھ ایک نور لئے ہوئے ہیں۔

☆ سبرینا بوخز صاحبہ بیان کرتی ہیں: میری رائے کے مطابق امام جماعت احمدیہ جب پہلی مرتبہ اسٹیج پر تشریف لائے تو میں بہت ہی متاثر ہوئی۔ آپ نے اپنے آپ کو سب کے قریب کیا جس سے واضح ہوا کہ آپ کھلے مزاج کے انسان ہیں۔ آپ کے الفاظ بعینہ میری رائے کے مطابق تھے۔ میں بہت حیران ہوں کہ مجھے ایک ایسا انسان ملا ہے۔

☆ میکائیل سیکائی جو ایک ڈاکٹر ہیں بیان کرتے ہیں: حضور کا خطاب بہت ہی دلچسپ اور معارف سے پُر تھا۔ حضور نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی اور معلوم ہوا کہ آپ بھی دنیا کے حالات پر غور وتدبر کرتے ہیں۔

☆ لایبنیٹ رخسائی جو کہ کوسوو کے اسکول میں ڈائریکٹر ہیں بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح کا وجود میری نظروں میں حیران کن ہے۔ آپ کا سیاست کے بارہ میں علم اور اسی طرح انسانی نفسیات کا علم غیر معمولی ہے۔ ہر مہمان کا فرض تھا کہ وہ آپ کے خطاب کو غور سے سنے۔

☆ ازبکستان سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان بروٹ خود یخمورادو بیان کرتے ہیں: خلیفۃ المسیح کا خطاب مجھے بہت ہی دلچسپ لگا اور پسند آیا ہے۔ خاص طور پر جو انسانی ہمدردی کا پہلو آپ نے بیان فرمایا ہے وہ مجھے نہایت ہی عمدہ لگا۔ اس کے علاوہ بہت سے مختلف ممالک کا ذکر ہوا جن میں آج کے زمانہ میں مصیبتیں اور مسائل واقع ہیں۔ مگر جس بات نے مجھ کو سب سے پہلے متاثر کیا تھا وہ آپ کی آواز تھی۔

☆ سوئزرلینڈ کے ایک مہمان آلیوراٹینڈر بیان کرتے ہیں: یہاں کی تقاریر بہت ہی اعلیٰ اور دلچسپ ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ ایسی تقاریر بار بار سنی جائیں۔ میں تیسری مرتبہ شامل ہو رہا ہوں اور ایک مرتبہ پھر حیران رہ گیا ہوں۔

☆ ایک مہمان ایڈرین گاشی بیان کرتے ہیں: میں نے خلیفہ وقت کو پہلی دفعہ زندگی میں دیکھا ہے اور آپ بہت ہی ذہین وعقلمند وسمجھدار شخصیت ہیں۔ آپ کے اٹھنے اور بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ کی ذات نظر آتی ہے اور اسی طرح آپ آنے والے وقت کے متعلق بہت غور وفکر کرتے ہیں۔

☆ جینی لوربیر صاحبہ جرمنی سے کہتی ہیں: خلیفہ وقت نے اپنے دل سے سب کو مخاطب کیا ہے۔ میرے ابھی تک رونگٹے کھڑے ہیں میں اس خطاب سے بہت متاثر ہوں۔

☆ مسٹر Hans Oliver جو فرینکفرٹ کی ایک لاء فرم کے سینئر پارٹنر ہیں اور پیشہ کے لحاظ سے وکیل ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دھیمے اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کی جانے والی امام جماعت احمدیہ کی تقریر میرے لئے بہت پُر جوش اور ہیجان انگیز تاثیر رکھتی تھی۔ دنیا کے بظاہر پُر سکون اور روز مرہ کے معمول کے مطابق چلتے ہوئے حالات میں،

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 رمارچ 2016)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

آنے والے خطرات اور جنگ کو بھانپ لینا عام انسانی فراست سے بالاتر ہے اور امام جماعت احمدیہ نے نہ صرف مستقبل میں معلق خطرات کو حقیقی طور پر محسوس کیا ہے بلکہ ساتھ ساتھ دنیا کو خبردار بھی کر رہے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے امیگریشن کو جسطرح حکومتوں کے سماجی اور اقتصادی مفادات کے ساتھ جوڑ کر دکھایا ہے وہ تجزیہ حقیقت پر مبنی تھا۔

مزید کہتے ہیں کہ ایک قانون دان کے طور پر میں اس پہلو کو اپنے ساتھیوں سے بیان کرنا اور دوطرفہ ضرورت کے ادراک کو عام کرنا چاہوں گا۔ کیونکہ عام طور پر یہاں لوگ صرف پناہ گزینوں کی آمد کا منفی ذکر ہی کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ جڑے ہوئے ملکوں اور قوموں کے مقامی مفادات کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔

☆مس ویرینا لڈوگ جو Lufthansa ائیر لائن کی آئی.ٹی ڈپارٹمنٹ کی ایکسپرٹ ہیں، انہوں نے خطاب کے بعد بیان کیا: امام جماعت احمدیہ کے خطاب کو سنتے وقت مسلسل سوچ رہی تھی کہ ان کی شخصیت اور گفتگو دیگر رہنماؤں سے مختلف ہے۔ یہ درست ہے کہ لوگ عمومی طور پر دنیا کو پیش آمدہ خطرات سے بچنے کی بات بھی کرتے ہیں اور امن عالم کے قیام پر بات کرنا تو لیڈروں کیلئے ایک طرح سے ''ہاٹ کیک'' ہے۔ مگر امام جماعت احمدیہ کی گفتگو کو جو طاقت ان کی متحمل اور پر تاثیر شخصیت سے ملتی ہے وہ میں نے اور کہیں نہیں دیکھی۔ ان کا چہرہ ان کی بات کی سچائی پر دلیل تھا اور دوسری بات یہ کہ ان جیسا مصروف آدمی اتنا ریسرچ ورک کیسے کر سکتا ہے جب تک ان کے دل میں انسانیت کیلئے گہرا درد نہ ہو۔ انہوں نے دنیا بھر سے مواد اکٹھا کیا، اس کا تجزیہ پیش کیا اور صرف مذہبی نقطہ نظر سے ہی نہیں بلکہ سماجی اور اقتصادی حوالوں سے دنیا کی لیڈر شپ پر واضح کیا ہے کہ دیرپا امن عالم خوف خدا سے منسلک ہے اور اگر ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر اقدامات نہ کئے گئے تو ایٹمی جنگ کی ہولناک تباہی کے ذمہ دار ہم ہوں گے۔ میرے نزدیک اس قدر وضاحت کے ساتھ پیغام دے دیا گیا ہے کہ اگر تعصّبات حائل نہ ہوں تو انسان کے رونگٹے کھڑے کرنے کیلئے یہ تنبیہ کافی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ عام افراد سے لیکر اداروں کے سربراہان اور حکومتی اراکین اور کارپوریٹ سیکٹر کے فیصلہ سازوں تک یہ پیغام پہنچنا چاہئے کیونکہ انسانیت کی وسیع تر بہبود کیلئے اسکا گلوبل لیول پر ادراک عام ہونا بہت ضروری ہے۔

☆مسٹر Gunter Hieter جو میونخ جرمنی سے جلسے میں آئے تھے اور پیشہ کے لحاظ سے ماؤنٹین گائیڈ ہیں، نے کہا کہ معاشرے میں دیرپا امن کے قیام کیلئے اور انسانیت کو آئندہ درپیش خطرات کیلئے بھرپور انتباہ امام جماعت احمدیہ کے خطاب میں موجود تھا اور اب یہ سول سوسائٹی اور حکومتوں کا کام ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے اپنے دائرہ کار میں ایسے اقدامات کریں جن سے انسانیت بحیثیت مجموعی ان فسادات سے بچ سکے۔ یہ درست ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی فراست جن حالات کو قبل از وقت دیکھ چکی ہے اسکی تائید میں انہوں نے دیگر دانشوروں کے حوالے بھی دیئے ہیں مگر کھلے لفظوں میں دنیا کو مخاطب کر کے خبردار کرنے کا کام صرف آپ ہی کر رہے ہیں۔

☆مسٹر کلاؤزے اور مسز ہائڈے (میاں بیوی) جرمنی کے شہر Wiesbaden سے پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ جرمن مہمانوں سے حضور انور کے خطاب کے بعد انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا یہاں آنے سے پہلے تو بہت خوفزدہ سا حال تھا اور اگرچہ کئی سال سے جماعت کا تعارف تھا مگر جلسے میں آتے ہوئے ہمارے تحفظات ہوتے تھے جن کی بنیاد اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں میڈیا سے سنی سنائی معلومات پر ہی تھی، اسی لئے یہاں آتے ہوئے ہم آج بھی بہت گھبرائے ہوئے تھے کہ پتا نہیں کیسا ہجوم ہوگا لیکن آنے کے بعد ہم دونوں میاں بیوی ایسے relax ہیں اور ماحول میں اتنی اپنائیت ہے کہ ہم گویا اپنے ہی ماحول میں گھوم پھر رہے ہیں۔ جہاں تک امام جماعت احمدیہ کے خطاب کا تعلق ہے تو میں عرض کرنا چاہتی ہوں کہ میں خود جنگ کے دنوں میں پیدا ہوئی تھی اور میں نے جنگ کے فسادات یہاں بچشم خود دیکھے ہوئے ہیں اور امام جماعت احمدیہ جن تباہیوں اور جس ہولناک منظر سے قبل از وقت خبردار کر رہے ہیں اور جس درد اور سنجیدگی کی روح سے انسانیت کو متنبہ کر رہے ہیں اس کا اثر مجھ جیسوں پر جنہوں نے جنگ عظیم دیکھ رکھی ہے، اور طرح سے ہوتا ہے۔ اس لئے ہم امام جماعت احمدیہ کے خطاب کے لفظ لفظ سے متفق ہیں اور چاہتے ہیں کہ موجودہ نسل اسکا بروقت ادراک اور احساس کر سکے۔

اس خاتون کے خاوند مسٹر Klaus نے کہا کہ ایک بات میں بھی خلیفہ صاحب کی شخصیت کے بارے میں کہنی چاہتا ہوں جو میری بیوی نے نہیں نوٹ کی وہ یہ ہے کہ امام جماعت احمدیہ نے دنیا کے مجموعی خطرات کا تفصیلی تجزیہ پیش کیا مگر ایک مذہبی سربراہ کے طور پر خود کو ان چیزوں سے الگ اور باہر رکھا اور خطرات کی نشاندہی ضرور کی مگر نہ تو کسی کا نام لیا اور نہ ہی دوران گفتگو ان کے لب ولہجہ سے کسی طرف خاص جھکاؤ کا تاثر مل رہا تھا۔ ان کی نصیحت کا انداز پُر درد تنبیہ کا تھا نہ کہ ذاتی پسند ناپسند کا۔ ذاتی جھکاؤ کا ادنیٰ سا شائبہ بھی آپ کی گفتگو سے نہیں ملا اور مذہبی سربراہ کا یہی مقام ہوتا ہے کہ وہ نصیحت کرے اور توجہ دلائے مگر ذاتی جھکاؤ سے بالاتر ہو کر۔

اس لحاظ سے میں خلیفہ کی گفتگو میں پائی جانے والی سیاسی وسماجی بصیرت اور تاثیر کا قائل ہو کر جا رہا ہوں۔

☆مسٹر Jaan جو پیشے کے لحاظ سے انجینئر ہیں اور کاسل سے جلسے میں شامل ہوئے ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار کیا کہ امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے عام آدمی کو بہت فائدہ پہنچا ہے کیونکہ جو باتیں اہل حکومت اور سربراہان کی مجلسوں اور تقریروں تک ہی رہتی ہیں انہوں نے آسان اور پر تاثیر الفاظ میں عامۃ الناس تک بھی پہنچا دی ہیں اور مذہب، سیاست، اقتصادیات اور پالیسی پلاننگ جیسے موضوعات ایسے پیرائے میں بیان کر دیئے ہیں کہ ہر طبقہ کے لوگ بات سمجھ جائیں اور اپنے اپنے دائرہ اثر میں ان خطرات اور تباہیوں کے بارے میں موثر طور پر انتباہ کر سکیں۔

☆مس جوزفینا جو شہر کاسل جرمنی سے آئی تھیں اور پیشہ کے لحاظ سے میڈیکل اسسٹنٹ ہیں، انہوں نے اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار کیا کہ امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں ان تمام امور کا احاطہ کیا ہے جن کی طرف توجہ کرنے کی اس وقت دنیا کو ضرورت ہے اور جس طرح انہوں نے یورپ میں جرمنی کو اپنا کردار ادا کرنے کی نصیحت کی ہے اور پھر بڑے دائرے میں یورپ کو نصیحت کی ہے کہ وہ دنیا میں اپنا کردار ادا کرے اور دیرپا قیام امن عالم کی خاطر اپنے علاقائی مفادات سے بالاتر ہو کر آنے والی نسلوں کو ایٹمی جنگوں سے بچانے کیلئے بھرپور کوششیں کرے، تو مجھے یہ باتیں بالکل قابل عمل لگتی ہیں اور ان کو نظر انداز کرنا دنیا کے سماجی معاشرتی اور بین الاقوامی اقتصادی مفادات کے خلاف ہوگا۔

☆مسٹر نوبرٹ واگنر امیگریشن لائر ہیں اور فرنکفرٹ سے خطاب سننے کیلئے جلسہ میں شامل ہوئے تھے، انہوں نے اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار کیا کہ میں جلسے میں شرکت اگرچہ پہلی بار نہیں کر رہا اور احمدیوں کے کیسز کے وکیل کے طور پر مجھے اکثر باتوں کا علم ہوتا رہتا ہے مگر امام جماعت احمدیہ کا آج کا خطاب میرے لئے بالکل نئے پہلو اور نئے نکات کا حامل تھا۔ گو کہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کر رہا ہوں مگر یہ اظہار ایک طرح کا فوری ردعمل ہے جو میں کہہ رہا ہوں جبکہ ابھی اس تقریر میں میرے لئے پیشہ ورانہ ضرورت کے بہت سے اہم نکات ہیں جن کو میں گھر جا کر دوبارہ زیر غور لاؤں گا۔ مہاجرین اور تارکین وطن کے مسئلے پر آج جو نقطہ نظر امام جماعت احمدیہ نے بیان کیا ہے اس سے میزبان ملکوں اور مہاجرین کے باہمی معاملات میں ایک توازن اور وقار پیدا ہوگا اور خاص طور پر جس طرح انہوں نے اعداد وشمار کی مدد سے بڑھاپے اور ریٹائرمنٹ کی عمر کے حوالے سے جرمنی کی افرادی قوت کی ضروریات کو اجاگر کیا ہے اس سے پناہ گزینوں کی عزت نفس کو بھی سہارا ملے گا اور میزبان اداروں میں بھی ان مہاجرین کی عزت اور وقار بڑھیں گے۔ مگر میں دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی میرے لئے اور امیگریشن لاء کی پریکٹس کرنے والے میرے رفقاء کار کیلئے اس میں بہت سا مواد ہے جو ہمارے کام آ سکتا ہے۔

☆سوئٹزرلینڈ سے لیلیٰ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میں ایک تنظیم کیلئے کام کرتی ہوں اور ہم امن کو فروغ دینے کیلئے کام کر رہے ہیں۔ آج جب میں نے خلیفہ کی تقریر سنی تو مجھے ہر ایک لفظ میں امن ہی امن نظر آیا۔ مجھے ہر ایک لفظ میں برداشت اور انسانیت کی اقدار نظر آئیں۔ اگر آپ امن، برداشت اور انسانیت کو باہم یکجا کر دیں تو پھر آپ ایک خوبصورت معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔ خلیفہ بہت نیک وجود ہیں۔ اگر کوئی احمدی نہ بھی ہو تب بھی یہی لگتا ہے کہ آپ خدا کی طرف سے ہیں۔ جو بھی آپ کہتے ہیں وہ ہمارے ہی فائدہ کیلئے ہے اور آپ بڑی دلیری سے سچائی بیان کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ متاثر کُن یہ بات تھی کہ آپ نے تمام مسائل بیان کرنے کے بعد مذہب سے اس کا حل پیش فرمایا اور بتایا کہ ان تمام مسائل کا حل خدا کو پہچاننے میں ہے۔ آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب مسئلہ نہیں بلکہ مسائل کا حل ہے۔ میں بہت متاثر ہوئی ہوں اور اس موقع کو کبھی بھلا نہیں پاؤں گی۔

☆سوئٹزرلینڈ سے پروفیسر ہاشم اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: جب کہ دیگر لوگ اپنے پوشیدہ مقاصد کیلئے جھگڑ رہے ہیں، خلیفہ لوگوں کو انسانیت کی طرف بلا رہے ہیں اور امن کیلئے جہاد کر رہے ہیں۔ آپ کا طریق محبت ہے۔ آج آپ کی تقریر خالصتاً بنی نوع انسان سے محبت پر مشتمل تھی۔ آپ نے بتایا کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم امن سے رہیں۔ یہ بہت اہم نکتہ ہے کہ خدا نے ہمیں باہمی لڑائیوں کیلئے نہیں بھیجا بلکہ خدا نے تو ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ خلیفہ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اسلام مغربی تہذیب کیلئے خطرہ نہیں ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمان حقیقی اسلام کی پیروی کرتے ہوئے بھی مغربی معاشرے میں integrate کر سکتے ہیں اور آپ یہ خود اپنی مثال قائم کرتے ہوئے ثابت کر رہے ہیں کیونکہ آپ کی جماعت بہترین انداز میں یہاں integration کر رہی ہے۔ آخر پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں دل سے خلیفہ سے محبت کرتا ہوں۔ مجھے آپ سے اور آپ کی جماعت جس کی آپ قیادت کر رہے ہیں سے محبت کرنے کیلئے احمدی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تقریر کے بعد مجھے خلیفہ سے مصافحہ بھی کرنے کا موقع ملا اور میں اس لمحہ کو تمام عمر یاد رکھوں گا۔

☆ایک جرمن لڑکی Soraya Brecht

کلامُ الامام

''جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہوسکتا۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

''قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ کی تقریر میں حالیہ مسائل پر بات کی گئی۔ آپ سے پہلے بھی بعض سیاستدانوں نے بات کی لیکن ان کی باتوں میں کوئی وزن نہ تھا۔ وہی معمول کی باتیں تھیں جو کوئی بھی کہہ سکتا ہے لیکن خلیفہ کی تقریر بالکل مختلف تھی۔ آپ نے حقیقی مسائل کے بارے میں بات کی۔ آپ نے جوہری جنگ کی بات کی، آپ نے ماحولیاتی تبدیلیوں کی بات کی، آپ نے امیگریشن کی بات کی۔ یہ وہ مسائل ہیں جو اہم ہیں اور پھر آپ نے ان کا حل بھی بتایا کہ مذہب پر قدغنیں لگانے کی بجائے مذہب کو فروغ دیا جائے۔ لوگ خدا کی طرف آئیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ تمام دنیا میں آپ اسلام کے بہترین نمائندہ ہیں۔ آپ وہ شخصیت ہیں جو لوگوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کردیں گے اور اس بات پر لوگوں کو یقین دلادیں گے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ خلیفہ نے اپنی تقریر میں بعض جملے استعمال کئے جو مجھے بہت پسند آئے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ ہر کوئی چاہتا ہے کہ اسکے گھر اور ملک میں امن قائم ہو، اس خواہش کے باوجود ایسے کام کرتے ہیں جن سے صرف نفرت ہی بڑھ سکتی ہے۔ ہر ایک کو اس بارے میں سوچنا چاہئے اور اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

خلیفۃ المسیح نے بہت واضح انداز میں بتادیا ہے کہ آج کل جو جنگیں ہورہی ہیں اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ نے سیاسی معاملات پر اس طرح روشنی ڈالی ہے جس طرح بہترین تجزیہ کار بھی نہیں کر پاتے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ طاقتور ممالک کمزور ممالک سے فائدے اٹھاتے ہیں، بعض دفعہ یہ فائدے ظاہری طور پر اٹھائے جاتے ہیں اور بعض دفعہ پوشیدہ طور پر بھی اٹھائے جاتے ہیں اور ان کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ طاقتور ملکوں کے مفادات کا تحفظ کریں۔ میں یہی کہنا چاہتی ہوں کہ خلیفہ بہت عظیم شخصیت ہیں اور میں ان کی عظمت کی قائل ہوگئی ہوں۔

☆ایک اور جرمن خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں دوسری مرتبہ جلسہ پر آئی ہوں اور خلیفہ سے ملی ہوں۔ آپ بہت اعلیٰ شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کی اس سال تقریر تو گزشتہ سال سے بھی زیادہ طاقتور تھی۔ دوسرے لوگ سیاستدانوں کی طرح باتیں کرتے ہیں، وہ صرف اپنے سامعین کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم خلیفہ کا مقصد ہی کچھ اور ہے اور آپ کا مقصد صرف اور صرف سچ بولنا ہے۔ آپ نے واضح کیا ہے کہ کون سے امور امن کی راہ میں روکاوٹ ہیں۔ یہ بہت شاندار بات تھی کہ خلیفہ نے دیگر مقررین کی تقاریر میں اٹھائے گئے پوائنٹس پر بھی روشنی ڈالی، اس سے آپ کی عاجزی ظاہر ہوتی ہے اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ حقیقی علمی شخصیت ہیں۔ جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ خلیفہ کی جرأت تھی۔ آپ نے جس طرح امریکہ، روس، چین، اسرائیل اور تمام بڑی طاقتوں کی بات کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ ناانصافی سے کام لے رہے ہیں، یہ باتیں کوئی عام شخص نہیں کرسکتا۔ آپ نے بتایا کہ یہی ناانصافیاں انسانیت کو تاریکیوں میں دھکیل رہی ہیں۔ مجھے خلیفہ کے اختتامی کلمات بھی بہت اچھے لگے ہیں جہاں آپ نے دنیا کیلئے دعا کی ہے، آپ نے دعا کی ہے کہ کاش امن کا نیلا آسمان طلوع ہو۔ جب میں نے یہ الفاظ سنے تو مجھے معلوم ہوا کہ خلیفہ صرف مذہبی رہنما اور علمی شخصیت ہی نہیں بلکہ آپ اچھا شاعرانہ مزاج رکھتے ہیں۔

☆ایک کُرد لڑکی اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے: چند سال قبل میری والدہ نے احمدیت قبول کی تھی لیکن اس وقت میں تیار نہ تھی۔ آج حضور کو دیکھنے اور حضور کا خطاب سننے سے میرے تمام خدشات دُور ہو گئے ہیں، گزشتہ سال بھی میں آئی تھی لیکن یہ کیفیت نہ تھی جو آج ہے۔ مجھے آپ کے وجود سے نور نکلتا محسوس ہوا۔ میری والدہ بہت خوش ہوں گی کیونکہ اب مجھے یہ احساس بہت شدت سے ہونے لگا ہے کہ مجھے احمدی ہوجانا چاہئے۔

☆ایک جرمن لڑکی Hana Jakupi اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: مجھے یہ بہت اچھا لگا کہ خلیفہ نے صرف مذہب پر ہی بات نہیں کی بلکہ سیاست پر بھی بات کی ہے۔ یہ میرے لئے کسی معجزہ سے کم نہیں کہ میں ایک مذہبی رہنما کو اس طرح کھل کر دنیا کے مسائل پر بات کرتے دیکھ رہی ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ دنیا میں تمام برائیاں اور لڑائیاں مذہب کی وجہ سے ہیں لیکن آپ نے یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ جنگیں حقیقت میں معاشی فوائد کے گرد گھومتی ہیں یا پھر سماجی وجوہات ہیں، جہاں لوگ ناانصافیوں کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ آپ کی تقریر وقت کی اہم ضرورت ہے۔ آپ کی عاجزی بہت پسند آئی۔ خلیفہ کی تقریر کے آخری حصہ نے بہت اثر کیا۔ مجھے وہ محبت محسوس ہوئی جو خلیفہ کو انسانیت سے ہے۔

☆اسماء کفتاروہ صاحبہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: خلیفہ کے مہمانوں سے انگریزی میں خطاب کے بعد میری دلی کیفیت بدل گئی اور مجھے اپنے اندر نئی امید کا احساس پیدا ہوا۔ یہ کام جو آپ کررہے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت اعلیٰ اور ارفع ہیں۔ میں نے خلیفہ کو ایک بہترین قائد اور بہترین خطیب اور مومن انسان پایا۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ 2

سورۃ العنکبوت آیت 46 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ۔ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (ترجمہ) یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر یقیناً سب (ذکروں) سے بڑا ہے۔

یہاں جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہے ’’الفحشاء‘‘ جسکا ترجمہ ’’بے حیائی‘‘ کیا جاتا ہے۔ لیکن اسکے مطالب بہت وسیع ہیں۔ اس عربی لفظ کے چند اَور معانی میں بے حد، بہت زیادہ اور بہت ہی بڑا گند، شامل ہیں۔ مزید مطالب میں بداخلاقی، شہوت پرستی، بے ہودگی، گناہ یا جرم اور زنا شامل ہیں۔

اس آیت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ نماز تمہیں ’’المنکر‘‘ سے بچاتی ہے۔ اس کا ترجمہ ’’ہر ناپسندیدہ بات‘‘ کیا گیا ہے۔ اسکے اَور مطالب میں ہر وہ فعل جو ردّی ہو یا جسے گندہ قرار دیا گیا ہو، قابلِ نفرت، بد، مکروہ اور دوسروں کے نزدیک ناشائستہ یا نازیبا شامل ہیں۔ جیسا کہ آپ نے سنا کہ یہ تو واضح ہے کہ اِن دونوں عربی الفاظ کے منفی مفاہیم اور معانی ہیں۔ سو یہ آیت دعا اور صلوٰۃ کی قوت کے حوالہ سے ایک غیر معمولی اقرار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یقین دلایا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی نمازیں بروقت اور پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں وہ بہت سی بداخلاقی، ناپاکی اور ناپسندیدہ حرکات سے بچائے جائیں گے۔

ہم ایک ایسے زمانہ میں رہ رہے ہیں جس کے ہر موڑ پر ہمارا سامنا ناشائستہ، بداخلاقی اور مُضرات سے ہوتا ہے جو بنی نوع انسان کو نیکی سے گناہ کی طرف دھکیل رہی ہوتی ہیں۔ پہلے سے بہت زیادہ ایک مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان لاتعداد بدیوں اور بداخلاقیوں سے بچائے جو اس معاشرے میں پھیل رہی ہیں۔ اس کیلئے ہمیں وہی طریق اختیار کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں بتایا ہے یعنی یہ کہ اس کے حضور ہر روز پانچ مرتبہ سربسجود ہوں۔ یہ نجات کی راہ ہے اور جو لوگ اس راہ کو اختیار کرتے ہیں وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہتے ہیں بلکہ اُسکے پیار، اسکی رحمت اور اُس کے عظیم اجر کو پانے والے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کی بعض آیات پیش کرنے کے بعد اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث بیان کروں گا جن سے نماز کی خاص اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور کہا یا رسول اللہ! مجھے وہ چیز بتایئے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور وہ چیز جو مجھے آگ سے دور کردے؟ اسکے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔ اگر اس نے اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو جنت میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ، حدیث 104 اور 105)

ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے اور کفر کے قریب کردیتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ حدیث 246)

اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سخت تنبیہ کسی بھی مخلص مسلمان کے دل میں ایک خوف ڈالنے کیلئے کافی ہے۔

ایک اَور حدیث جو ہمیں بچپن سے ہی سکھائی جاتی ہے بہت اہمیت کی حامل ہے جس سے نماز کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جو خدام اور اطفال یہاں موجود ہیں انہوں نے اس حدیث کو کئی دفعہ سنا ہوگا۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کردیتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوات الخمس کفّارۃ حدیث 528)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو۔ (جامع الترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء متی یؤمر الصبی بالصلوٰۃ حدیث 407) اس حدیث سے بچپن سے ہی نماز میں باقاعدگی اختیار کرنے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ نماز وہ سنگ بنیاد ہے جس پر بچوں کو اپنی مستقبل کی زندگی بنانی چاہئے۔

پس اطفال الاحمدیہ کے چھوٹے ممبروں کو بھی نمازوں کو توجہ کے ساتھ ادا کرنے اور چھوٹی عمر سے ہی اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بہر حال اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا ہے اور آپ کے سچے خادم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی مانا ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو یقینی بنانا چاہیے کہ ہم پنجوقتہ نماز کو التزام کے ساتھ ادا کررہے ہیں۔ جیسا کہ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مارچ 2016)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

واقفین نو کو دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28/اکتوبر 2016)

طالب دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

مَیں نے کہا کہ ہرگز اس خیال کا شکار نہ رہیں کہ ’صلوٰۃ‘ صرف ایک سال کیلئے بطور مرکزی عنوان ہے۔ بلکہ یہ مرکزی عنوان آپ کی پوری زندگی کی بنیاد بننی چاہیے۔

آپ خواہ کسی عمر کے ہوں، خواہ آپ کی عمر 70 سال ہو، 80 سال ہو یا اس سے بھی زیادہ ہو صلوٰۃ ایک ایسی چیز ہے جسکے بغیر ایک حقیقی مسلمان کا جینا محال ہے۔ اس کے بغیر کسی معیاری چیز کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ نماز میں سستی کا کوئی بہانہ قابل قبول نہیں ہوسکتا۔

اس حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں اس لیے پانچ وقت نماز ادا کرنے کیلئے ہمیں فرصت نہیں ہوتی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 253، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جیسا کہ مَیں نے کہا نماز اسلام کا ایک بنیادی جزو ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ارکان اسلام میں کلمہ طیبہ کے بعد دوسرا رُکن نماز ہے۔ نتیجۃً اگر ہم اسلام کو مانتے ہیں تو ہمیں ہر حال میں اسکی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے ورنہ ہمارا ایمان لانا کھوکھلا اور بے فائدہ ہے۔ یہ ہمارے سامنے ایک ٹھوس حقیقت ہے۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اقتباسات میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں جن سے روز روشن کی طرح صلوٰۃ کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اور یہ کہ ہمیں نماز کیسے ادا کرنی چاہیے۔ ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا کہ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کی معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 247، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نماز کس طرح پڑھنی چاہیے؟ اس حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں: ’’نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 248، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے مزید فرمایا: نماز میں ’’جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جُھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جسکا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کیلئے دعا کرو۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 248، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اَور موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ’’نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 258، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حالت ہوتی تھی؟ اس حوالہ سے حضرت عائشہؓ اور کئی صحابہؓ نے گواہی دی ہے کہ آپ کامل گریہ و زاری، تذلل اور تبتل تام کی حالت میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ (ماخوذ از سنن النسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النہار باب کیف الوتر بثلاث)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے افسوس کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ بہت سے لوگ نماز کو توجہ کے بغیر جلد ادا کرتے ہیں، اور جو اس کا حق ہے اس کے مطابق اسے ادا نہیں کرتے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کو مخاطب ہوتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہؓ کی طرح نمازیں ادا نہیں کرتے۔ بلکہ آجکل لوگوں نے نماز کو خراب کر رکھا ہے۔ نمازیں کیا پڑھتے ہیں ٹکریں مارتے ہیں۔ نماز کو بہت جلد جلد مُرغ کی طرح ٹھونگیں مار کر پڑھ لیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ہمیں خشوع اور خضوع اور پورے آداب کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 258، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نماز کو سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمیں صدقِ دل سے دعا کرنی چاہیے اور یقینی بنانا چاہیے کہ ہم نمازیں پورے آداب سے اور تعدیلِ ارکان پورے طور پر ملحوظ رکھ کر ادا کر رہے ہیں۔ ہر رُکن کو احتیاط سے اور پوری توجہ کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔

بعض لوگوں کی نمازوں کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا: ’’گویا وہ نماز ایک ٹیکس ہے جس کا ادا کرنا ایک بوجھ ہے۔ اس لیے اس طریق سے ادا کیا جاتا ہے جس میں کراہت پائی جاتی ہے۔ حالانکہ نماز ایسی شے ہے کہ جس سے ایک ذوق، اُنس اور سرور بڑھتا ہے۔ مگر جس طرز پر نماز ادا کی جاتی ہے اس سے حضور قلب نہیں ہوتا اور بے ذوقی اور بے لُطفی پیدا ہوتی ہے۔‘‘

آپؑ مزید فرماتے ہیں: ’’مَیں نے اپنی جماعت کو یہی نصیحت کی ہے کہ وہ بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنے والی نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ حضور قلب کی کوشش کریں جس سے اُن کو سرور اور ذوق حاصل ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 443 تا 444، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے دعا یا نماز کیلئے اقام الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اقام الصلوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟ اسکا مطلب نماز کو کھڑا کرنا اور ادا کرنا ہے۔ یعنی یہ کہ جب نماز کا وقت ہو تو اسے ہر کام اور مصروفیت پر فوقیت دی جائے۔ اور اسے باجماعت ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ جب تک ایک شخص نماز قائم نہیں کرتا اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اقام الصلوٰۃ کے معنی ایک اور رنگ میں واضح فرمائے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ اس لیے فرمایا کہ نماز گری پڑتی ہے۔ کیونکہ اگر کسی شخص کی توجہ قائم نہیں رہتی تو نماز کے مقاصد حاصل نہیں کیے جاتے۔ مگر جو شخص اقام الصلوٰۃ کرتے ہیں تو اس کی روحانی صورت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں تو پھر وہ دعا کی محویت میں ہو جاتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 444، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ توجہ کے ساتھ نماز ادا کرنے سے قاصر ہیں وہ صلوٰۃ کے حقیقی مقصد کو پا ہی نہیں سکتے۔ اگر ایک شخص نماز کیلئے کھڑا ہو مگر اس کا ذہن کہیں اَور ہو اور اُسکی توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ کہیں اَور بٹی ہوئی ہو تو نماز کے مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔ اسکے برعکس وہ لوگ جو پوری توجہ سے نماز ادا کرتے ہیں اور نماز کے دوران اپنے ذہنوں کو خیالات سے خالی کر دیتے ہیں تو ایسے لوگ نماز سے حقیقی روحانی فائدہ اُٹھانے والوں میں سے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور کامل طور پر جھکتے ہوئے ادا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کیلئے اخلاص، عاجزی اور انکساری شرط ہے۔ یقیناً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض لوگوں کی نمازیں اُن کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں اور اُن کی تباہی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ آپ کو حیرانی ہو رہی ہوگی کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ بعض لوگوں کیلئے نمازیں اُن کی تباہی کا موجب بنتی ہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس سوال کا جواب دیا ہوا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ بعض لوگ اخلاص کے بغیر دعائیں کرتے ہیں۔ اُن کی نمازیں روحانیت سے خالی ہوتی ہیں اسکے نتیجہ میں وہ اُس روحانی سایہ کے نیچے آنے سے محروم رہ جاتے ہیں جو مومنوں کو غلط کاریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسکے برعکس وہ ایسی نماز ادا کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔ اُن کی غیر مخلصانہ اور کھوکھلی دعائیں ردّ کی جاتی ہیں اور اُن پر ماری جاتی ہیں۔ پس اُن کی خالی دعائیں لعنتی ہیں اور انہیں نقصان پہنچانے والی ہیں نہ کہ راحت اور آرام۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں کہ نماز ایسی شئے ہے کہ سیّئات کو دُور کر دیتی ہے۔ جیسے سورہ ہود آیت 115 میں فرمایا: اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ۔ یقیناً نماز کُل بدیوں کو دُور کر دیتی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نماز پاک ہونے اور ہر قسم کی بدیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حسنات سے مراد نماز ہے۔ مگر آج کل یہ حالت ہو رہی ہے کہ عام طور پر نمازی کو مکّار سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ عام لوگ بھی جانتے ہیں کہ یہ لوگ جو نماز پڑھتے ہیں یہ اسی قسم کی ہے جس پر خدا نے واویلا کیا ہے کیونکہ اس کا کوئی نیک اثر اور نیک نتیجہ مترتب نہیں ہوتا۔ اُن کی نمازیں خالی ہیں اور تقویٰ کی بجائے وہ اُن کی تباہی کا موجب بنتی ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اَور موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں کے ترجمہ کو سمجھنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز طوطے کی طرح مت پڑھو۔ سوائے قرآن شریف کے جو ربِ جلیل کا کلام ہے اور سوائے ادعیہ ماثورہ کے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول تھیں۔ نماز بابرکت نہ ہوگی جب تک اپنی زبان میں اپنے مطالب بیان نہ کرو۔

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ہر شخص کیلئے ضروری ہے کہ اپنی زبان میں اپنی دعاؤں کو پیش کرے اور رکوع میں، سجود میں مسنون تسبیحوں کے بعد اپنی حاجات کو عرض کرے۔ ایسا ہی التحیات میں اور قیام اور جلسہ میں۔

فرمایا کہ نماز کا تعہد کرو جس سے حضور اور ذوق پیدا ہو۔ فریضہ تو جماعت کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں۔ باقی نوافل اور سُنن کو جیسا چاہو طول دو۔ اور چاہیے کہ اس میں گریہ وبکا ہو۔ تاکہ وہ حالت پیدا ہو جاوے جو نماز کا اصل مطلب ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 445، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے متعدد اقتباسات پیش کیے ہیں جو ہمیں یاد

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 دسمبر 2017)

طالبِ دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 دسمبر 2017)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

دلاتے ہیں کہ پنجوقتہ نماز کی بروقت اور توجہ کے ساتھ ادائیگی کتنی عظیم اہمیت کی حامل ہے۔ پس تمام خدام اور اطفال کو ہر حال میں نمازوں کو مقدم رکھنا چاہیے اور انہیں توجہ اور جو اُس کا حق ہے اسکے مطابق انہیں ادا کرنا چاہئے۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا 'صلوٰۃ'' کا مرکزی عنوان صرف ایک سال کیلئے نہیں ہے بلکہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگی بابرکت اور خوشحال ہو تو نماز وہ سنہری کنجی ہے جسے کبھی نہ چھوڑیں۔ اگر آپ حقیقی مومن بننا چاہتے ہیں اور شرائط بیعت کے پابند ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پنجوقتہ نماز میں باقاعدہ ہونا پڑے گا۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں تو جیسا کہ اُس نے بتایا ہے آپ کو اُسکے حضور سربسجود ہونا پڑے گا۔ جب تک آپ اپنی توجہ اور اپنی استطاعت کو نماز اور عبادت کی طرف مرکوز نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ آپ سے مطمئن نہیں ہوگا۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کی عبادت فرض ہے۔ اگر آپ اُسے نظر انداز کریں گے اور دنیاوی خواہشات کی طرف توجہ دیں گے تو شاید دنیاوی عیش وعشرت اور آرام حاصل کرنے میں تو کامیاب ہوجائیں گے لیکن یاد رکھیں کہ ایک حقیقی مسلمان کی توجہ اگلی زندگی کی طرف مرکوز ہوتی ہے جو دائمی ہے نہ کہ اِس عارضی دنیا کی طرف جس کی خوشیاں تھوڑے عرصہ کیلئے ہیں۔ پس دائمی خوشیاں صرف اور صرف دعاؤں سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

اگر ہم نماز میں باقاعدہ ہیں اور ہم اخلاص اور سنجیدگی کے ساتھ دعائیں کر رہے ہیں تو ہماری زندگیاں کامیاب ہونے کے قابل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہم بدیوں، گناہوں اور بداخلاقیوں کے شکنجے سے آزاد ہوجائیں گے۔

ہمارا شمار اُن لوگوں میں ہوگا جو اپنے خالق کے حقوق اور ایک دوسرے کے حقوق دونوں ادا کرنے والے ہیں۔ ہمارا شمار اُن لوگوں میں ہوگا جو معاشرے میں پیار، رواداری اور ہمدردی پھیلانے والے ہیں۔ ہم حقیقی مسلمان ہوں گے۔ ہماری نمازیں ردّ ہونے اور ہمارے لیے لعنت کا باعث بننے کی بجائے ہمیں اپنے خالق کی طرف رفعت بخش رہی ہوں گی اور ہماری زندگیوں میں برکات کو بڑھانے کا ذریعہ ہوں گی۔ پس ہر احمدی مسلمان کو مسلسل نماز کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ رکھنی چاہیے خواہ وہ بچہ ہو، نوجوان ہو، جوان ہو یا بوڑھا ہو۔ اور ہر احمدی مسلمان کو اُن لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے جنکی دعائیں خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث ہوں۔

آخر پر مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اَور اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں جس میں دعاؤں کی بے مثال برکات کا ذکر ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رِقّت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو۔'' فرمایا: ''جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 93، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس جب آپ عاجزی اور کرب کی حالت میں دعا کرتے ہیں اور اس طرح دعا کرتے ہیں کہ آپ کی دعائیں دل کی گہرائیوں سے نکل رہی ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کی برکات آپ کی طرف کھنچی چلی آتی ہیں۔

مَیں تہِ دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس طریق پر نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی دعائیں جذبات، اخلاص اور درد سے بھری ہوئی ہوں جو آپ کو اللہ تعالیٰ کا پیار اور قرب نصیب کررہی ہوں۔ سجدے کی حالت میں ہمارے دل اپنے آقا کے حضور پگھل رہے ہوں۔ ہم ایسی عاجزی اور ہمہ نیستی کے ساتھ دعا کرنے والے ہوں جس میں ہمارے وجود کا ہر ذرّہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کی حالت میں ہو۔

دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی ایسی دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں جو ہمارا حقیقی مقصد ہے۔ اگر ہم اس طریق پر عبادت کرنے کے قابل ہوتے ہیں تو ہم نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے بلکہ ہم انسانیت کے بھی حقوق ادا کررہے ہوں گے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب پا گیا ہو اور وہ اُس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے سے غافل ہو۔ پس اِنہیں دو مقاصد کیلئے اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہوئی ہے تاکہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور انسانیت کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اگر ہم ان دو مقاصد کو پورا کرنے کیلئے اُس روحانی مشعل کو پکڑنے کے قابل ہوجائیں گے جن کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ہے تو پھر بلا شبہ دنیا کی توجہ ہماری طرف ہوگی اور ہماری طرف مائل ہونے والے لوگوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔ تب ہی ہم اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلانے اور لوگوں کو اس طرف لانے کی ذمہ داری ادا کرنے والے ہوں گے۔ یہ وہ عظیم کام اور مشن ہے جسے مجلس خدام الاحمدیہ کو اخلاص کے ساتھ قبول کرنا چاہیے۔

آپ کو دن رات اُن لوگوں کا ردّ کرنے کیلئے جو اسلام کے نام کو بدنام کررہے ہیں یا اسلام پر بے بنیاد الزامات لگارہے کام کرنا چاہیے۔ آپ لوگوں کو اسلام کی روشن تعلیمات کو دور دور تک پھیلانے کیلئے پیش پیش ہونا چاہیے تاکہ ہم وہ بابرکت دن دیکھنے والے ہوں جب دنیا آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے متحد ہوگی۔ آپ لوگوں کا شمار اُن لوگوں میں ہونا چاہیے جو اپنے دین کی خاطر ہر چیز کو قربان کرنے کے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ تب ہی آپ دنیا میں انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف لانے والے روحانی انقلاب کو برپا کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کرسکیں گے۔ تب ہی ہم آج کی کالی گھٹاؤں کو صاف نیلے آسمان میں بدلتا ہوا دیکھیں گے۔ تب ہی ہم اُس انتہائی اہم زمانے کے گواہ ہوں گے جب اللہ تعالیٰ کی شریعت دنیا بھر میں حاوی ہوگی۔ پس اس عظیم کام کیلئے آپ کو ہمیشہ تیار اور مستعد رہنا چاہئے۔ آخری دم تک اسے اپنی زندگیوں کا اوّلین کام اور مقصد سمجھیں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا یہ کام صرف ایک سال یا چند دنوں کا نہیں ہے بلکہ یہ کام آپ کی پوری زندگی کے ساتھ رہنا چاہیے۔ یہ آپ کی زندگیوں کا واحد مقصد ہے جسے آپ کو چھوٹی عمر سے ہی سمجھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسکے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کو برکات سے نوازتا رہے۔ آمین۔ اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہوجائیں۔

(ترجمہ: فرّخ راحیل، مدیر اردو، اسماعیل میگزین)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 26 اپریل 2019)

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 20 اپریل 2019ء بروز ہفتہ مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

اتفاق ہے کہ اس مسجد میں یہ نکاح کا خطبہ میرا پہلا خطبہ ہوگا لیکن نکاح والے یہ نہ سمجھیں کہ ان کے نکاح سے آج مسجد کا افتتاح ہوگیا ہے۔ مسجد کا افتتاح ان شاء اللہ تعالیٰ باقاعدہ خطبہ کے ساتھ ہوگا جب سارے کام مکمل ہوجائیں گے۔ بہرحال یہ پہلے نکاح ہیں جو اس مسجد میں مرکز شفٹ ہونے کے بعد ہورہے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف اس بات پہ خوش نہ ہوجائیں کہ ہمارے یہاں پہلے نکاح تھے اور راضی ہوگئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں شادی بیاہ کے بارہ میں ان کو اپنے پیش نظر رکھیں اور وہ یہ ہیں کہ ہمیشہ تقویٰ سے کام لو۔ نیکیوں کی طرف توجہ دو۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی کوشش کرو اور اپنے کل کو دیکھو۔ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دو جو آئندہ نسل آنے والی ہے۔ اور اپنے روحانی معیاروں کو بھی بڑھانے کی کوشش کرو۔ صرف دنیا تمہارے پیش نظر نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ آج قائم ہونے والے رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور آئندہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک اور صالح نسل بھی عطاء فرمائے۔

ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں ان نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔ پہلا نکاح عزیزہ حافظہ عطیۃ الرحیم (واقفۂ نو) کا ہے جو مسرور احمد نعیم صاحب (ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم راشد مجید مربی سلسلہ (شعبہ تخصص جامعہ احمدیہ ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پچیس ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو عبد المجید طیب صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ نصیر الدین ہمایوں صاحب لڑکی کے وکیل ہیں۔ اور لڑکے کے وکیل ڈاکٹر شاہ محمد جاوید صاحب ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اس دوران لڑکی کے وکیل سے دریافت فرمایا کہ لڑکی ان کی رشتہ دار ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی حضور میری بھانجی ہے۔

ایجاب وقبول کے بعد حضورِ انور نے لڑکے کے وکیل کو مخاطب کرکے فرمایا: آپ کا یہ لڑکا رشتہ دار ہے؟ یہ بھی کشمیری ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی حضور میرا بھتیجا ہے۔ اس پر حضورِ انور نے فرمایا: اچھا ماشاء اللہ۔ یہ راؤ اور کشمیریوں کا رشتہ ہوگیا ہے۔ اسکے بعد حضورِ انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فاطمہ صدف کا ہے جو مرزا اکرم بیگ صاحب (مرحوم) ربوہ کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم سجیل احمد مربی سلسلہ (شعبہ تخصص جامعہ احمدیہ ربوہ) جو محمد نواز صاحب ربوہ کے بیٹے ہیں کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہاں بھی دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ حضورِ انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فیضیہ انور (واقفۂ نو) کا ہے جو مبارک احمد انور صاحب (ناروے) کی بیٹی ہیں۔ یہ نوید احمد خان (واقف نو) ابن مبارک احمد خان صاحب یوکے کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضورِ انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ زارا احمد کا ہے جو بشارت احمد گھمن صاحب (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم نادر احمد سندھو (واقف نو) ابن ناصر احمد سندھو صاحب (جرمنی) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کی طرف سے ناصر احمد ڈھلوں صاحب ان کے وکیل ہیں۔ حضورِ انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ تنزیلہ انعم جو نعیم احمد صاحب (یوکے) کی بیٹی ہیں کا ہے۔ یہ عزیزم افتخار احمد (واقف نو) ابن ناصر احمد صاحب (جرمنی) کے ساتھ پانچ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضورِ انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور ان نکاحوں کے فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں شرف مصافحہ بھی عطاء فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24 مئی 2019)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 مئی 2019ء بروز اتوار نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ، برطانیہ) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم خالد محمود ملک صاحب (پٹنی، یو.کے)

11 مئی 2019ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کچھ عرصہ سے سٹروک اور Dementia کی وجہ سے صاحب فراش تھے۔ آپ مکرم عبد القدیر ملک صاحب آف مغل پورہ لاہور کے بیٹے، مکرم رحمت اللہ شاکر صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کے پوتے اور مکرم شاہد ملک صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ مرحوم ایک مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مجید احمد صاحب مرحوم (کراچی)

25 مارچ 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت شیخ صاحب دین صاحب (ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ) کی پوتی تھیں۔ مرحومہ عبادت گزار، دعا گو، نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شیخ ساجد محمود صاحب شہید (کراچی) کی والدہ تھیں۔

(2) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ نصیر احمد صاحب (کوٹ مومن ضلع سرگودھا، حال فیصل آباد)

27 فروری 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت مخلص، باوفا اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے عقیدت کا ایک خاص تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرم محمد عبد العظیم صاحب ابن مکرم محمد عبد المجید صاحب (عثمان آباد، مہاراشٹرا، انڈیا)

21 مارچ 2019ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت 1905 کے لگ بھگ آئی۔ آپ کے والد کے خاندان کو احمدیت کی وجہ سے عثمان آباد میں مخالفت کا سامنا رہا۔ مرحوم نے عثمان آباد کے صدر کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح سیکرٹری مال کے علاوہ زونل ناظم انصار اللہ بھی رہے۔ آپ ایک نیک، صالح، عبادت گزار، دعا گو، متوکل علی اللہ، مالی قربانی میں پیش پیش رہنے والے، بڑے مہمان نواز، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ قرآن کریم سے بے حد محبت تھی اور باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اس کیلئے نئے نئے ذرائع تلاش کیا کرتے تھے۔ آپ نے حج بیت اللہ کے علاوہ کئی عمرے کرنے کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم وسیم احمد عظیم صاحب (واقف زندگی) نظارت نشر و اشاعت قادیان میں بطور پروف ریڈر خدمت بجالا رہے ہیں۔

(4) مکرم چوہدری مجید احمد صاحب (المعروف بھٹے والے، حال کینیڈا)

14 مارچ 2019ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا مکرم بدر الدین صاحب کے ذریعہ آئی۔ آپ نے صدر انجمن ربوہ کے مختلف دفاتر میں کام کرنے کے علاوہ تقریباً 11 سال صدر محلہ دار الرحمت وسطی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ غریبوں سے حسن سلوک، مہمان نوازی، دیانتداری اور صبر و شکر آپ کی شخصیت کے خاص پہلو تھے۔ رحمی رشتوں کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ آخری تکلیف دہ بیماری کو بڑے صبر و حوصلہ سے برداشت کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب (مربی سلسلہ تنزانیہ) کے خسر اور مکرم شجر احمد فاروقی صاحب (سیکرٹری AMJ انٹرنیشنل) کے بہنوئی تھے۔

(5) مکرم چوہدری فیض احمد گجر صاحب (Bad Soden، جرمنی)

16 دسمبر 2018ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی جہاں بعض صحابہ کی خدمت کرنے اور ان سے فیض حاصل کرنے کی بھی توفیق پائی۔ خلافت سے عقیدت و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا بہت شوق سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب ابن مکرم حبیب خان صاحب مرحوم (بھدرواہ، جموں کشمیر، انڈیا)

28 مارچ 2019ء کو 102 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بھدرواہ جماعت کے پہلے احمدی تھے اور 1940ء میں حضرت مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ آپ نے اسکول کی ابتدائی تعلیم کے علاوہ عربی کے دو تین پارے اور دینیات کی ابتدائی کتب پڑھنے کے بعد تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔ آپ ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔

(7) مکرمہ طاہرہ جبین صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب شاہد (مربی سلسلہ) ربوہ

4 اپریل 2019ء کی رات کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی حافظ فضل دین صاحب (استاد مدرسہ احمدیہ قادیان) کی نواسی اور حضرت فضل الٰہی صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ ایک نیک، تہجد گزار، صابرہ و شاکرہ بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ جہاں بھی رہیں لجنہ کو فعال کرنے میں اہم کردار ادا کرتی رہیں اور کئی جماعتوں میں بطور صدر لجنہ خدمت بجالانے کی بھی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم انور طاہر صاحب (مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد) کی والدہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

یادرکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں، خدا ٹھگا نہیں جاسکتا، مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالبِ دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX

All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED

MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالبِ دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem

Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®

Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear

مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں

Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination

for royal weddings & celebrations.

 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

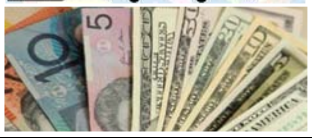

Prop. Mir Ahmed Ashfaq

Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.

WEIGH BRIDGE

100 TONS ELECTRONIC TRAILER

WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418

শক্তি বাম®

আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...

Producted by:

Sri Ramkrishna Aushadhalaya

VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331

E-mail : saktibalm@gmail.com

طالبِ دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir

Needs Education Kashmir

An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME

PROPERTY MANAGEMENT

طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروِل (بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیش)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی و افراد خاندان جماعت احمدیہ حیدرآباد

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED Cell: +91-7207059581 +91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر او ر اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 66)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 66)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 63)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل
جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے
کا ادراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے“
(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

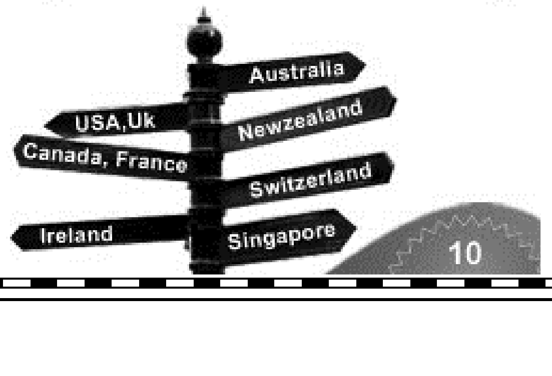

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 12 -19 - September - 2019 Issue. 37-38

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ستمبر 2019 بمقام (اجتماع گاہ مجلس انصار اللہ یو.کے)Bordon, Kingsley,Country Market (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بدری صحابہ کے بیان کا جو میں نے سلسلہ شروع کیا ہوا ہے وہی آج بھی بیان کروں گا لیکن اس سے پہلے انصار اللہ کو اجتماع کے حوالے سے یہ بھی بتا دوں کہ وہ صحابہ جن میں انصار بھی تھے اور مہاجر بھی تھے انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کیں اور عجیب نمونے دکھائے نہ صرف قربانیوں کے بلکہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے اور اخلاص و وفا کے۔ آپ میں سے اکثر یہاں جو اس وقت موجود ہیں انصار بھی ہیں اور مہاجر بھی ہیں۔ اس لحاظ سے اپنے جائزے لیتے رہیں کہ ہمارے سامنے جو نمونے پیش کئے گئے تھے ان پر ہم کس حد تک چلنے والے اور عمل کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلے صحابی حضرت نعمان بن عمرو ہیں، ان کا نام نعمان اور نعیمان دونوں طرح سے ملتا ہے۔ حضرت نعیمان بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر انصار کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔ آپؓ غزوہ بدر احد خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نعیمان کے لئے سوائے خیر کے کچھ نہ کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ حضرت نعیمان کی وفات حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں 60 ہجری میں ہوئی تھی۔

حضرت نعیمان کے بارے میں روایت آتی ہے کہ ان کی طبیعت میں مزاح پایا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باتیں سن کر محظوظ ہوا کرتے تھے۔ ربیعہ بن عثمان سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بدو آیا اور مسجد میں داخل ہو کر اس نے اپنے اونٹ کو صحن میں بٹھا دیا۔ اس پر بعض صحابہ نے حضرت نعمان سے کہا کہ اگر تم اس اونٹ کو ذبح کر دو تو ہم اسے کھائیں کیونکہ ہمیں گوشت کھانے کا بڑا دل کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب شکایت ہو گی تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا تاوان ادا کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت نعمان نے ان کی باتوں میں آ کے اونٹ ذبح کر دیا اور جب بدو باہر نکلا اور اپنی سواری کو اس حالت میں دیکھا تو شور مچانے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا اونٹ ذبح ہو گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ کس نے کیا ہے۔ لوگوں نے کہا نعمان نے۔ تو آپؐ ان کی تلاش میں نکلے۔ نعمان وہاں سے چلے گئے۔ جا کے کہیں چھپ گئے۔ بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ انہیں حضرت زباب بنت زبیر بن عبد المطلب کے ہاں چھپا ہوا پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں وہاں سے نکالا اور فرمایا کہ یہ حرکت تم نے کیوں کی ہے؟ تو نعمان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جن لوگوں نے آپ کو میرے بارے میں خبر دی ہے کہ میں نے یہ ذبح کیا۔ انہوں نے ہی مجھے اکسایا تھا اور مجھے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں اس کا تاوان دے دیں گے۔ یہ بات سن کے نعمان کے چہرے کو آپ نے چھوا اور مسکرانے لگے اور آپ نے اس بدو کو اس اونٹ کی قیمت ادا کر دی۔ زبیر بن بکار اپنی کتاب ''الفقھا والمذاھب'' میں حضرت نعمان کے متعلق ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مدینہ میں جب بھی کوئی پھیری والا داخل ہوتا تو حضرت نعمان اس سے کچھ نہ کچھ خرید کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض کرتے کہ آپ کے لئے میری طرف سے تحفہ ہے۔ جب پھیری والا حضرت نعمان سے اس کی قیمت لینے کے لئے آتا تو وہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے اور عرض کرتے کہ اسے اس کے مال کی قیمت ادا کر دیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ کیا تم نے یہ چیز مجھے بطور تحفہ نہیں دی تھی تو وہ کہتے یا رسول اللہ۔ اللہ کی قسم میرے پاس اس چیز کی ادائیگی کے لئے کوئی رقم نہیں تھی تاہم میرا شوق تھا کہ اگر وہ کھانے کی چیز ہے تو آپ اسے کھائیں رکھنے کی چیز ہے تو آپ اسے رکھیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگتے اور اس چیز کے مالک کو اس کی قیمت ادا کرنے کا حکم فرماتے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ عجیب پیار اور محبت اور مزاح کی مجلسیں ہوا کرتی تھیں۔ یہ صرف خشک مجلسیں نہیں ہوتی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا ذکر جو آج ہو گا وہ حضرت خبیب بن اساف کا ہے۔ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو جشم سے تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق کی وفات کے بعد حضرت خبیب نے ان کی بیوہ حبیبہ بنت خارجہ سے شادی کی تھی۔ حضرت خبیب بیشک ہجرت مدینہ کے وقت مسلمان نہ تھے لیکن پھر بھی انہیں ہجرت مدینہ کے وقت مہاجرین کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضرت طلحہ بن عبداللہ اور حضرت صہیب بن سنان ان کے گھر ٹھہرے۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق نے جب مدینہ کی طرف ہجرت کی تو ایک روایت کے مطابق انہوں نے حضرت خبیب کے ہاں قبا میں صنعاء کے مقام پر قیام کیا تھا۔ غزوہ بدر کے علاوہ غزوہ احد غزوہ خندق اور دیگر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ شامل ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق خبیب کا مدینہ میں پڑاؤ تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لئے روانہ ہو گئے۔ تب یہ راستے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور اسلام قبول کیا۔

صحیح مسلم میں حضرت خبیب کے اسلام قبول کرنے کا ذکر یوں ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے۔ جب آپ حرۃ الغبرۃ جو مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے وہاں پہنچے تو آپ کو ایک شخص ملا جس کی جرأت اور بہادری کا ذکر کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جب اسے دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ جانے اور آپ کے ساتھ مال غنیمت میں حصہ پانے کے لئے آیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں میں ایمان نہیں لاتا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ کیونکہ میں کسی مشرک سے مدد نہیں لوں گا۔ خبیب چلا گیا یہاں تک کہ پھر جب آپؐ شجرۃ مقام پر پہنچے جو مدینہ سے چھ سات میل کے فاصلے پر ہے تو وہ شخص پھر آپ کو ملا اور پھر ویسا ہی کہا جیسا پہلی مرتبہ کہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ویسے ہی فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ پھر وہ لوٹا اور آپ کو بیضا مقام پر ملا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ چلو اب تم میرے ساتھ جا سکتے ہو۔

غزوہ بدر میں حضرت خبیب بن اساف نے قریش مکہ کے سردار امیہ بن خلف کو قتل کیا تھا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے علامہ نور الدین حلبی اپنی کتاب سیرۃ حلبیہ میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ میدان بدر میں مجھے امیہ بن خلف ملا۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں میرا دوست تھا۔ امیہ کے ساتھ اس کا بیٹا علی بھی تھا۔ حضرت عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس کئی زرہیں تھیں جنہیں میں نے اٹھایا ہوا تھا۔ جب امیہ نے مجھے دیکھا تو مجھے میرے جاہلیت کے نام سے اے عبد عمرو کہہ کر پکارا۔ امیہ نے کہا کہ اگر تم پر میرا کوئی حق ہے تو میں تمہارے لئے ان زرہوں سے بہتر ہوں جو تیرے پاس ہیں۔ میں نے انہیں کہا ٹھیک ہے۔ پھر میں نے زرہیں نیچے رکھ کر امیہ اور اس کے بیٹے علی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ امیہ کہنے لگے کہ میں نے زندگی بھر کبھی ایسا دن نہیں دیکھا جو آج گزرا ہے، بدر کے دن۔ پھر اس نے پوچھا کہ تم میں وہ شخص کون ہے جس کے سینے پر زرہ میں شتر مرغ کا پَر لگا ہوا ہے میں نے کہا حمزہ بن عبد المطلب تو امیہ نے کہا کہ یہ سارا کیا دھرا اسی کا ہے۔ ان کی وجہ سے ہماری یہ حالت ہوئی ہے۔ بہر حال حضرت عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں ان دونوں کو لے کر چل رہا تھا کہ اچانک حضرت بلال نے امیہ کو میرے ساتھ دیکھ لیا۔ مکہ میں امیہ حضرت بلال کو اسلام سے پھیرنے کے لئے بڑا عذاب دیا کرتا تھا۔ حضرت بلال امیہ کو دیکھتے ہی بولے کہ کافروں کا سردار امیہ بن خلف یہاں ہے۔ اگر یہ بچ گیا تو سمجھو میں نہیں بچا۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے کہا تم میرے قیدیوں کے بارے میں ایسا کہہ رہے ہو۔ حضرت بلال بلند آواز سے چلائے کہ اے اللہ کے انصار! یہ کافروں کا سردار امیہ بن خلف ہے اگر یہ بچ گیا تو سمجھو میں نہیں بچا اور بار بار ایسا کہا۔ حضرت عبد الرحمن کہتے ہیں کہ یہ سن کر انصاری دوڑ پڑے اور انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا پھر حضرت بلال نے تلوار سونت کر امیہ کے بیٹے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں وہ نیچے گر گیا امیہ نے اس پر خوف کی وجہ سے ایسی بھیانک چیخ ماری کہ ایسی چیخ میں نے کبھی نہیں سنی۔ اس کے بعد انصاریوں نے ان دونوں کو تلواروں کے وار سے کاٹ ڈالا۔

امیہ کو انصار کے قبیلہ بنو معزن کے ایک شخص نے قتل کیا تھا جبکہ ابن ہشام کہتے ہیں کہ امیہ کو حضرت معاذ بن عفرا، خارجہ بن زید اور خبیب بن اساف نے مل کر قتل کیا تھا یعنی وہ صحابی جن کا ابھی ذکر ہو رہا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت بلال نے اسے قتل کیا تھا تاہم اصل حقیقت یہ ہے کہ سب صحابہ امیہ کے قتل میں شریک تھے اور امیہ کے بیٹے علی کو حضرت بلال نے حملہ کر کے نیچے گرا دیا تھا۔ بعد میں اسے حضرت عمار بن یاسر نے قتل کیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: بعض واقعات کی تفصیل میں براہ راست اس صحابی سے ان کا تعلق نہیں ہوتا لیکن اس میں ذکر ہوتا ہے اس لئے میں ذکر کر دیتا ہوں تا کہ ہمیں تاریخ کا بھی کچھ علم ہو جائے۔

خبیب بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا حضرت خبیب کو غزوہ بدر کے روز ایک زخم پہنچا تھا جس سے ان کی پسلی ٹوٹ گئی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور اسے اس کی معین جگہ پر کر کے اس کو صحیح اور درست کر دیا جس کے نتیجے میں حضرت خبیب چلنے لگے۔ ایک دوسری روایت میں یہ ذکر ہے کہ حضرت خبیب نے بیان کیا کہ ایک جنگ کے موقع پر میرے کندھے پر ایک بہت گہرا زخم لگا جو میرے پیٹ تک پہنچ گیا اور اس کے نتیجے میں میرا ہاتھ لٹک گیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اپنا لعاب مبارک لگایا اور اسے ساتھ جوڑ دیا جس کے نتیجہ میں وہ بالکل صحیح ہو گیا اور میرا زخم بھی ٹھیک ہو گیا۔

حضرت خبیب کی وفات حضرت عمر کے دورِ خلافت میں ہوئی تھی جبکہ دوسرے قول کے مطابق ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہوئی تھی بہر حال اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد سرور صاحب آف ربوہ، محترم محمد شمشیر خان صاحب صدر جماعت ناندی فجی اور مکرمہ فاطمہ محمد مصطفی صاحبہ کردستان حال ناروے کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad